صحیح بخاری شریف

کتابُ الطِب

دوا علاج کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتابُ الطِب

دوا علاج کا بیان

الطب بتثلیث الطاء المھملۃ (قس) طَب، طِب، طُب تینوں حرکات سے منقول ہے لیکن اشہر بکسر الطاء ہے۔ طبَّ یطُبُّ از باب نصر اور از باب ضرب یَطِبُّ علاج کرنا اور اسی سے ہے طبیب معالج، حکیم جمع اطبّہ اور اطبّاء، اس کا اطلاق جسمانی و روحانی دونوں طرح کے علاج پر ہوتا ہے۔

والطّب علم یعرف بہ احوال بدن الانسان من جھۃ ما یصح ویزول عنہ الصحۃ (عمدہ)

نیز طب کے معنی جادو کرنے کے بھی آتے ہیں اس لیے سحر کیے ہوئے آدمی (مسحور) کو مطبوب کہا جاتا ہے وغیرہ۔ جمہور علماء اسلام کے نزدیک مرض کا علاج کرنا، دوا کرنا جائز ہے قیل مستحب، بہرحال فرض واجب نہیں ہے۔ سید الانبیاء والمرسلین نیز تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام روحانی طبیب ہوا کرتے ہیں جسمانی علاج بعثت انبیاء کے اغراض و مقاصد میں داخل نہیں تاہم خاتم الانبیاء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف امراض کے سلسلے میں کچھ دوا و علاج منقول ہیں جس کو محدثین کرام ابواب الطب میں ذکر کرتے ہیں۔

{بابٌ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَاءً}

اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اتاری ہے اس کے لئے شفاء (دوا) بھی اتاری ہے

(یعنی ہر مرض کی دوا پیدا فرمائی ہے یہ اور بات ہے کہ بعض دوائیں انسان کو معلوم نہ ہوں)

۵۳۰۲ {حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ وبْنُ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَاءً}

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے بندوں پر) کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو (یعنی ہر مرض کی دوا بھی اللہ نے پیدا فرمائی ہے)۔

مطابقتہ للترجمہ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ لان الحدیث عین الترجمۃ۔

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۴۸، واخرجہ النسائی وابن ماجۃ فی الطبّ (قس)

تشریح: یہ حدیث اپنے عموم پر نہیں بلکہ اس سے بوڑھاپا اور موت مستثنیٰ ہیں جیسا کہ دوسری حدیثوں سے ثابت ہے لیکن یہ ذہن نشیں رہے کہ دوا میں بذاتہ کوئی اثر نہیں ہے شفاء اللہ تعالیٰ کے اذن و حکم پر موقوف ہے۔ دواء صرف اسباب کے طور پر ہے پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر معالج کو صحیح دوا کا علم ہو کبھی تشخیص مرض میں اور کبھی تجویز

دوا میں غلطی ہوتی ہے۔

{بابٌ هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَالْمَرْأَةُ الرَّجُلَ}

کیا مرد عورت کا علاج کر سکتا ہے اور کیا عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے؟

۵۳۰۳ {حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رُبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلَى وَالْجَرْحَى إِلَى الْمَدِينَةِ}

ترجمہ: حضرت رُبیّع بنت معوذ بن عفراءؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوتے تھے مسلمان مجاہدوں کو پانی پلاتے اور ان کی خدمت کرتے اور مقتولین اور مجروحین کو مدینہ منورہ لاتے تھے۔

مطابقۃ للترجمہ: مطابقة الجزء الثانی للترجمة ظاهرة والجزء الاول يعلم بالقياس

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۴۸، ومرّ الحديث ص ۴۰۳، وص ۴۰۴ تا ص ۴۰۵

{بابٌ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ}

شفاء تین چیزوں میں ہے

(یعنی اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں میں شفاء رکھی ہے)

۵۳۰۴ {حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةِ نَارٍ وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ رَفَعَ الْحَدِيثَ وَرَوَاهُ الْقُمِّيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ}

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ شفاء تین چیزوں میں ہے، شہد پینے میں اور حجامہ (سینگی، پچھنا) لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں اپنی امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں (یہ ممانعت تنزیہی ہے) حضرت ابن عباسؓ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا۔

ورواه القمی الخ: اور یعقوب بن عبداللہ قمی (قمی بضم القاف وتشديد الميم وهو من اهل قُم وهي مدينة عظيمة) نے حدیث مذکور کو لیث سے روایت کیا انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، اس میں صرف شہد پینے اور حجامہ (سینگی، پچھنا) لگانے کا ذکر ہے۔

مطابقۃ للترجمہ: مطابقة الحديث للترجمه ظاهرة

اللہ ربّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

تعددموضعه: والحدیث ھنا ص ۸۴۸، ویاتی الحدیث بعدہ ص ۸۴۸، واخرجه ابن ماجه

تشریح: اس باب کی دوسری حدیث میں جو بطریق محمد بن عبدالرحیم روایت کی ہے اس میں تصریح ہے: عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الخ۔ کوی یکوی کیّا ازضرب لوہے سے داغنا۔ ترجمہ میں بین القوسین ذکر کردیا گیا ہے کہ داغ کی ممانعت تنزیہی ہے یعنی جہاں تک ہوسکے، داغ کے علاوہ علاج کرے چونکہ بلاضرورت اس میں تکلیف شدید ہے نیز اس میں آگ کا استعمال ہے اور آگ سے عذاب دینا منع آیا ہے البتہ جب دوا سے فائدہ نہ ہو تو اس صورت میں اس کو استعمال کریں۔ واللہ اعلم

۵۳۰۵ {حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عبدِالرَّحِيمِ اَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بنُ يُونُسَ اَبُو الحَارِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بنُ شُجَاعٍ عن سَالِمِ الاَفْطَسِ عنِ سَعِيدِ بنِ جُبَيْرٍ عنِ ابنِ عَبَّاسٍ عنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیه وسلم قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنْهٰى اُمَّتِي عنِ الْكَيِّ}

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزوں میں شفاء ہے حجامہ (سینگی، پچھنا) لگوانے میں اور شہد پینے میں یا آگ سے داغ دینے میں اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔

مطابقۃ للترجمہ: مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة

تعددموضعه: والحدیث ھنا ص ۸۴۸، ومر الحدیث ص ۸۴۸

تشریح: تشریح وتوضیح کے لئے اوپر کی حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

{بَابُ الدَّوَاءِ بِالعَسَلِ}

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى "فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ"

شہد کے ذریعہ علاج کرنے کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا بیان کہ اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔

تشریح: جمہور علماء اکثر مفسرین یہی فرماتے ہیں کہ فیه شفاء للناس میں (جو سورہ نحل آیت ۶۹ میں ہے) فیه کی ضمیر کا مرجع شربت یعنی شہد ہے والعَسَل ھو لُعَاب النحل (قس) شہد مذکر ومونث جمع اعسال وعُسول والعسل غذاء من الاغذیة، دواء میں الادویة، شراب من الاشربة۔

اشکال: گرم مزاج والوں کو اور صفراء کی بیماری والوں کے لئے شہد مضر ونقصان دہ ہے؟

جواب: فیه شفاء باعتبار اغلب واکثر ہے اور عام خص منه البعض ہے فلا اشکال۔

بعض حضرات نے کہا ہے کہ فیه کا مرجع قرآن ہے لیکن آیت کے سیاق میں کہیں قرآن کا ذکر نہیں ہے اس لیے جمہور ہی کا قول راجح ہے اور اکثر مفسرینؒ نے شہد ہی مراد لیا ہے۔ واللہ اعلم

۵۳۰۶ {حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ اَخْبَرَنِي هِشَامٌ عن اَبِيهِ عن عَائِشَةَ قَالَتْ

كَانَ النَّبِيِّ صَلى اللهُ عَليهِ وَسَلم يُعْجِبُهُ الحَلواءُ وَالعَسَلُ}

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔

مطابقۃ للترجمہ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ تؤخذ من قولہ "یعجبہ" لان الاعجاب اعم من ان یکون علیٰ سبیل الدواء او الغذاء

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص۸۴۸، ھو طرف من بعض طرق حدیث مر ص۷۲۹، وص۷۹۲، و۷۹۳، وص۸۱۷، وص۸۳۸، وص۸۴۰، ویاتی ص۹۹۰، وص۱۰۳۱

۵۳۰۷ {حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ الغَسِيلِ عن عَاصِمِ بنِ عُمَرَ بنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلى الله عَليهِ وَسلم يقولُ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَدْوِ يَتِكُمْ اَوْيكونُ فِي شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ ففِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْشَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْلَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوافِقُ الدَّ وَاءَ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ}

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں خیر ہے (والشك من الراوی) تو حجامہ (سینگی، پچھنا) لگوانے میں ہے یا شہد پینے میں ہے یا آگ سے داغنے میں ہے جو بھی بیماری کے موافق ہو (یعنی جب تحقیق ہو جائے کہ یہ اس بیماری میں مفید ہوگا، مرض کو دور کردے گا) اور میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔

مطابقتۃ للترجمہ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "او شربۃ عسل"

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص۸۴۸، ویاتی ص۸۴۹، وص۸۵۰، مسلم، والنسائی فی الطب

تحقیق و تشریح: اویکون: قال ابن التین الصواب و یکن الخ (عمدہ) یعنی اس حدیث میں جو اویکون فی شی ہے صحیح یہ ہے کہ یکون کی جگہ یکن ہونا چاہیے کیونکہ یہ مجزوم پر معطوف ہے جس پر ان داخل ہے۔

ما احب الخ: یہ ممانعت تحریم کے لیے نہیں گزر چکا ہے کہ ممانعت تنزیہی ہے اس لیے کہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذؓ کو اپنے دست مبارک سے داغا تھا تو مطلب یہ ہے کہ بلاشدید ضرورت آگ سے داغنا مناسب نہیں کہ اس میں تکلیف شدید ہے۔ کمامر

۵۳۰۸ {حَدَّثَنَا عيَّاشُ بنُ الوَليدِ حَدَّثَنَا عبدُ الاَعلىٰ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عن قَتادَةَ عن اَبِي المُتَوَكِّلِ عن اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ اَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ فَقَالَ صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ}

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا بھائی پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ پھر دوبارہ وہی صاحب حاضر ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو شہد پلاؤ پھر وہ تیسری مرتبہ حاضر خدمت ہوئے تو

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ بھی فرمایا اس کو شہد پلاؤ پھر وہ صاحب آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ تو انہوں نے عرض کیا حضور میں نے یہ کیا (یعنی شہد پلایا لیکن فائدہ نہیں ہوا) تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اس کو شہد پلاؤ چنانچہ انہوں نے پلایا اور وہ اچھا ہوگیا۔

مطابقته للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۴۸، ویاتی ص ۸۵۱، اخرجه مسلم فی الطب 227/2

تشریح: اس روایت میں کچھ اختصار ہے۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ میرے بھائی کو دست آرہا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو شہد پلاؤ۔ اس نے پلایا پھر آیا اور کہا میں نے پلایا تو دست اور بڑھ گیا پھر دوبارہ اور سہ بارہ تین مرتبہ آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ شہد پلاؤ پھر وہ صاحب چوتھی مرتبہ آئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو شہد پلاؤ تو انہوں نے عرض کیا میں نے پلایا تو دست اور بڑھ گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صدق الله و کذب بطن اخيك" (اللہ نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے) اس کے بعد پھر اس نے شہد پلایا اور وہ اچھا ہوگیا۔ صدق اللہ سے اشارہ ہے آیت کریمہ: "فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ" کی طرف۔

{بَابُ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الْإِبِلِ}

اونٹ کے دودھ سے علاج کرنے کا بیان

۵۳۰۹ {حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عن أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ فقالوا يَارسولَ اللهِ آوِنَا وَأَطْعِمْنَا فلمّا صَحُّوا قالوا إِنَّ الْمَدِيْنَةَ وَخِمَةٌ فَأَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ فَقَالَ اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِلِسَانِهِ حتى يَمُوتَ قَالَ سَلَّامٌ فَبَلَغَنِي أَنَّ الحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَحَدَّثَهُ بِهَذَا فَبَلَغَ الحَسَنَ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ بِهَذَا}

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (عکل یا عرینہ کے) چند لوگوں کو (پیٹ کی) بیماری ہوگئی، ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں قیام کی جگہ عنایت فرمائیے اور ہمارے کھانے کا انتظام فرمائیے (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب انتظام کر دیا) جب وہ لوگ کچھ صحت مند ہوئے تو کہنے لگے مدینہ کی آب و ہوا خراب ہے (ہمارے لئے ناموافق ہے) چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو حرہ میں اتارا (ان کے قیام کا انتظام فرمایا) جہاں صدقہ کے اونٹ رہتے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹوں کا دودھ پیا کرو پھر جب یہ لوگ پورے تندرست ہوگئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے (حضرت یسار رضی اللہ عنہ) کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب میں (سواروں کو) بھیجا (اور جیسا کہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ کیا تھا) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروا دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان (ڈاکوؤں) میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنی زبان سے زمین چاٹتا تھا یہاں تک کہ مر گیا۔

سلام نے بیان کیا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ حجاج بن یوسف نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ مجھ سے وہ سب سے سخت سزا بیان کیجیے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو

دی تو حضرت انسؓ نے یہی حدیث بیان کی جب امام حسن بصریؒ کو یہ حدیث پہنچی تو حسن بصریؒ نے فرمایا: کاش! حضرت انسؓ یہ حدیث حجاج سے بیان نہ کرتے (تو بہتر ہوتا)۔

مطابقته للترجمه: مطابقة احديث للترجمة فی قوله "واشربوا البانها"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص848، وص ۸۴۸ ومر الحديث ص ۳۶ تا ص ۳۷، و ۲۰۳۔ باقی کے لیے دیکھے نصر الباری جلد دوم ص 167 والحديث مر مرارًا۔

{بَابُ الدَّوَاءِ بِأَبْوَالِ الإِبِلِ}

اونٹ کے پیشاب سے علاج کا بیان

۵۳۱۰ {حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عن أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا اجْتَوَوا فِي الْمَدِينَةِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِيهِ يَعْنِي الإِبِلَ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَحِقُوا بِرَاعِيهِ فشرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الإِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ}

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ (عرینہ کے) کچھ لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی (بیمار ہوگئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ آنحضور ﷺ کے چرواہے کے پاس چلے جائیں یعنی اونٹوں میں اور ان کے دودھ اور پیشاب پئیں چنانچہ وہ لوگ حضور اقدس ﷺ کے چرواہے کے پاس گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے جب انھیں جسمانی صحت حاصل ہوگئی (اچھے تندرست ہوگئے) تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے۔ یہ خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آنحضور ﷺ نے ان کے تعاقب میں (چند سواروں کو) بھیجا چنانچہ (پکڑ کر) ان لوگوں کو لایا گیا تو آنحضور ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروائی (اندھا کر دیا)۔

قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرینؒ نے بیان کیا کہ یہ واقعہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے (یعنی عکل وعرینہ کے مثلہ کرنے کا واقعہ اس وقت کا ہے جب ڈاکہ وہزنی کا حکم نازل نہیں ہوا تھا بعد میں مثلہ اور تعذیب بالنار سے منع کر دیا گیا۔)

مطابقته للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وابوالها"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۴۸، ومر الحديث فی الطهارة ص ۳۶، باقی کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص ۱۶۷۔

تشریح: مطالعہ کیجیے جلد ۸ کتاب المغازی ص ۲۵۴

{بَابُ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ}

کلونجی کا بیان

یعنی کلونجی اور کلونجی کے منافع کا بیان۔ واضح رہے کہ اس کلونجی کو بہار میں منگریلا کہتے ہیں جو اکثر بلکہ اچار کے تمام انواع واقسام میں ڈالا جاتا ہے، خواہ آم کا اچار ہو یا لیموں کا، یا مرچ کا، غرض یہ کہ ہر قسم کے اچار میں کلونجی یعنی منگریلا استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسری روایت میں اس کو شونیز کہا گیا ہے اور بعض حضرات نے شنیز

یا تحتیہ کے ساتھ کہا ہے۔ تفصیل کے لئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجیے:

۵۳۱۱ {حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عن مَنْصُورٍ عن خالِدِ بنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بنُ اَبْجَرَ فَمَرِضَ فِى الطَّرِيقِ فقَدِمْنَا المَدِيْنَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ فعادَهُ اِبْنُ اَبِي عَتِيقٍ فقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الحُبَيْبَةِ السُّوَيْدَاءِ فخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا اَوْسَبْعًا فَاسْحَقُوهَا ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِى اَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِى هٰذَا الجَانِبِ وَفِى هٰذَا الجَانِبِ فاِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِي اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقُولُ اِنَّ الحَبَّةَ السَّوداءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا مِنَ السَّامِ قلتُ وَمَا السَّامُ قَالَ المَوْتُ}

ترجمہ: خالد بن سعد نے بیان کیا ہم ایک سفر میں باہر نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت غالب بن ابجرؓ تھے وہ راستے میں بیمار پڑ گئے پھر جب ہم مدینہ واپس آئے اور وہ اس وقت تک بیمار ہی تھے پھر ابن ابی عتیق (عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیقؓ) ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے ہم سے کہا تم اس چھوٹے کالے دانے (کلونجی) سے علاج کرو کہ اس میں سے پانچ یا سات دانے لے کر پیس لو پھر روغن زیتون میں ملا کر ناک کے اس طرف اور اس طرف (یعنی دونوں نتھنوں میں) قطرہ قطرہ کر کے ٹپکاؤ کیونکہ حضرت عائشہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کالے دانے میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفاء ہے (یہ کالا دانا کلونجی ہر مرض کی دوا ہے) میں نے (یعنی خالد بن سعد نے) پوچھا: سام کیا ہے؟ انہوں نے (یعنی ہر ابن ابی عتیق نے) کہا ''موت''

مطابقته للترجمه: مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ان هذه الحبة السوداء"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۴۸ تا ص ۸۴۹، وهذا الحديث اخرجه ابن ماجه

تشریح: قال الخطابی هو من العموم الذی اريد به الخصوص الخ یعنی علامہ خطابی نے کہا ہے کہ حدیث شریف میں: ان هذه الحبّة السوداء شفاء من کل داء اور بعض روایت کے الفاظ ہیں: ان فی هذه الحبة السوداء شفاء من کل داء یعنی اس کالا دانہ کلونجی میں موت کے سواء ہر مرض سے شفاء ہے۔ یہ ارشاد عام خص منہ البعض کے قبیل سے ہے یعنی کلونجی ان تمام امراض میں نہایت مفید ہے جو رطوبت اور بلغم سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ کلونجی حار اور یابس یعنی گرم اور خشک ہے اس لیے یہ ان تمام بیماریوں میں مفید ہے جو اس کی ضد ہیں اور اکثر پر کل کا اطلاق کلام عرب میں شائع و ذائع ہے۔ مقولہ مشہور ہے للاکثر حکم الکل۔

وقال فی الکواکب: "يحتمل ارادة العموم بان يكون شفاء للجميع لكن بشرط تركيبه مع غيره ولا محذور فيه۔ (قس)

مطلب یہ ہے کہ حدیث شریف میں احتمال ہے کہ عموم پر محمول ہو اور کلونجی تمام امراض کے لیے مفید ہے البتہ کسی مرض کے لئے مفرداً اور کسی مرض کے لیے مرکباً یعنی دوسری دواؤں کے ساتھ ملا کر (مکسچر) مفید ہو اور ممکن ہے کہ اطباء پر اب تک کلونجی کے تمام فوائد منکشف نہیں ہوئے ہوں۔ کتنی چیزیں ایسی ہیں کہ اطباء ان کے خواص پر اب تک مطلع نہیں ہو سکے نیز کلونجی کا مفید شفاء ہونا کسی ایک صورت پر منحصر نہیں بلکہ اس کے شافی ہونے کے لیے مختلف طریقے ہیں بعض صورتوں میں کھانے کے ذریعہ، بعض میں اس کا پانی پینے کے ذریعہ، سونگھنے کے ذریعہ پھر مفرد استعمال کرنے یا دوسری چیز کے ساتھ مرکب استعمال کرنے میں شفاء ممکن ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

۵۳۱۲ {حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ

وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَ هُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَى عليه وَسَلم يَقُوْلُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الموتُ والحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ}

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیاہ دانہ (کلونجی) میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔

ابن شہاب نے کہا کہ سام سے مراد موت اور کالا دانہ سے مراد شونیز ہے یعنی کلونجی۔

مطابقته للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة۔

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۴۹، مسلم جلد ثانی ص ۲۲۷، ابن ماجه فی الطب أيضا۔

تحقيق و تشريح: الشونيز: بالشين المعجمة المضمومة والواو الساكنة وبعد النون الساكنة المكسورة تحتية الساكنة، قال فی القاموس الشينيز٠(قس)

{بَابُ التَّلْبِيْنَةِ لِلْمَرِيْضِ}

مریض کے لئے تلبینہ کا بیان

تلبینہ یا تلبین کے معنی ہیں حریرہ جو آٹے میں دودھ ڈال کر پکایا جاتا ہے کبھی اس میں شہد بھی ڈال دیتے ہیں چونکہ دودھ کی طرح یہ حریرہ سفید ہوتا ہے اس لئے اس کا نام تلبینہ ہے۔ باب التلبینة کتاب الاطعمة بخاری ص ۸۱۵ر میں گذر چکا ہے۔

۵۳۱۳ {حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عبدُ اللهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عن عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عن عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَامُرُ بِالتَّلْبِيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَلِلْمَحْزُوْنِ عَلَى الْهَالِكِ وكَانَتْ تَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ اِنَّ التَّلْبِيْنَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ}

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ مریض کے لیے اور میت کے سوگوار کے لیے تلبینہ پکانے کا حکم دیتی تھیں (مریض کے لیے تلبینہ تیار کروا کر مریض کو پلانے کا حکم دیتی تھیں اسی طرح اس شخص کے لیے بھی جس کو کسی عزیز کے مرنے کا رنج ہوتا) اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو آرام پہنچاتا ہے اور رنج کو کم کرتا ہے۔

مطابقته للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة۔

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۴۹، ومر الحديث ص ۸۱۵

۵۳۱۴ {حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عن اَبِيْهِ عن عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَامُرُ بِالتَّلْبِيْنَةِ وَتَقُوْلُ هُوَ الْبَغِيْضُ النَّافِعُ}

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپؐ تلبینہ کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ تلبینہ (مریض کو) ناپسند ہے مگر نفع بخش ہے۔

مطابقته للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة۔

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۴۹

تشریح: مطلب یہ ہے کہ مریض کو اگرچہ ناپسند ہوتا ہے ناگوار گذرتا ہے مگر مریض کے لیے مفید ہے۔

{بَابُ السَّعُوطِ}

ناک میں دوا ڈالنے کا بیان

سَعوط: بفتح السين، الدواء يصب في الانف یعنی وہ دوا جو ناک میں ڈالی جائے۔

۵۳۱۵ {حَدَّثَنَا مُعَلَّى بنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيبٌ عنِ ابنِ طَاوٗسٍ عنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَى اللهُ عَلَيهِ وَسلم احْتَجَمَ وَاَعْطَى الحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَاسْتَعَطَ}

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا اور حجامہ (پچھنا لگانے والے) کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوا ڈلوائی۔

مطابقة للترجمه: مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "واستعط"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۴۹، ومرّ الحديث ص ۲۴۸، ص ۲۶۰، وص ۲۸۳، ص ۳۰۴

{بَابُ السَّعُوطِ بِالْقُسْطِ الهِنْدِيِّ وَالْبَحْرِيِّ}

وَهُوَ الكُسْتُ مِثْلُ الكَافُورِ وَالقَافُورِ مِثْلُ كُشِطَتْ وَقُشِطَتْ نُزِعَتْ وَقَرَأَ عبدُ اللهِ قُشِطَتْ

قسط (بضم القاف) ہندی اور بحری (دریائی) کو ناک میں ڈالنا (ناس لینا)

اور یہی کست ہے (یعنی قسط اور کست ایک ہی چیز ہے) جیسے کافور اور قافور اور جیسے کشطت اور قشطت بمعنی نزعت یعنی نکال لیا جائے۔ (یعنی قرآن مجید سورہ تکویر میں جو لفظ کُشِطت آیا ہے اس میں ایک قرأت قشطت بھی ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے قشطت (قاف ہی سے) پڑھا ہے (ولم تشتهر هذه القراءة۔ عمدہ)

قسط ہندی علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ قسط بحری جو بلاد مغرب میں ہوتی ہے كان ابيض خفيفاً یعنی سفید رنگ کی ہلکی ہوتی ہے اور قسط ہندی هو غليظ اسود یعنی موٹی کالی ہوتی ہے اور اس میں حرارت زیادہ ہوتی ہے۔

۵۳۱۶ {حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بنُ الفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عن اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلم يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذا العُودِ الهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَهٍ يُسْتَعَطُ بِهٖ مِنَ العُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهٖ مِنْ ذَاتِ الجَنْبِ وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلى الله

عَلَيۡهِ وَسَلم بِاِبۡنٍ لِي لَمۡ يَاكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيۡهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيۡهِ}

ترجمہ: ام قیس بنت محصنؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ عود ہندی (کست) کا ضرور استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ حلق کے ورم (خناق) میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے (ناک میں ناس لی جاتی ہے) ذات الجنب میں حلق (منھ) میں ڈالی جاتی ہے۔ حضرت ام قیسؓ کہتی ہیں کہ میں اپنے ایک (چھوٹے) بچہ کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو ابھی کھانا بھی نہیں کھاتا تھا (صرف دودھ پیتا تھا) اس بچہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر اس پیشاب کی جگہ پر پانی بہا دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ۔

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۴۹، وھذا الحدیث مشتمل علی طرفین فطرفہ الثانی الذی اولہ "دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابن لی" فمر ص ۳۵، واما طرفہ الاول فیاتی ص ۸۵۱، ص ۸۵۲

تشریح: مفصل بحث کے لیے مطالعہ کیجیے نصر الباری جلد دوم ص ۱۵۳ تا ص ۱۵۵۔

(۲) حضرت ام قیس بنت محصنؓ کا مختصر تعارف بخاری باب العذرۃ ص ۸۵۱ میں آ رہا ہے۔

ذات الجنب: یہاں ذات الجنب سے نمونیہ مراد نہیں ہے بلکہ سینے میں غلیظ اور فاسد ریاح جمع ہو جانے سے جو تکلیف ہوتی ہے اس کے لیے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے عود ہندی اس میں مفید ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسط سے سات بیماریوں میں شفاء فرمایا مگر پانچ کو چھوڑ دیا غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر جن دو بیماریوں میں وہاں مستعمل تھی ان کے بیان پر اکتفا فرمایا۔ واللہ اعلم

{بَابٌ اَیَّ سَاعَةٍ یَحۡتَجِمُ}

وَاحۡتَجَمَ اَبُو مُوسٰی لَیۡلًا

حجامہ (پچھنا) کس وقت لگائے؟

اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ (حضرت عبداللہ بن قیس الاشعریؓ) نے رات کے وقت پچھنا لگوایا تھا۔

ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت کتاب الصوم میں موصولاً گذر چکی ہے۔

مقصد: ذکرہ البخاری لیدل علی ان الحجامۃ لا تتعین بوقت من النھار واللیل بل یجوز فی ای ساعۃ شاء من اللیل او النھار (عمدہ)

بعض روایتوں میں حجامہ (پچھنا) لگانے کی تاریخیں وارد ہیں یعنی سترہویں، انیسویں اور اکیسویں۔ ایک روایت میں دن العین ہے یعنی پنجشنبہ، دوشنبہ، سہ شنبہ۔

امام بخاریؒ نے یہ باب لا کر ان روایات کے ضعف کی طرف اشارہ کر دیا اور حدیث نقل کر کے بتایا کہ ابو موسیٰ اشعریؓ نے رات کو حجامہ (پچھنا) لگایا اور روایت نقل کر دی کہ احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کو حجامہ لگایا۔

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

۵۳۱۷ {حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قال حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عن عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عباسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلم وَهُوَ صَائِمٌ}

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ نے بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) حجامہ (پچھنا) لگوایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے تھے۔ (یعنی دن کو حجامہ (پچھنا) لگوایا اور ابوموسیٰؓ نے رات کو، فلیتامل)

مطابقة للترجمه: لما ذکر احتجام ابی موسیٰ لیلا ذکر ایضا احتجام النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہارا لانہ قال احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم یدل علی انہ کان نہارا ولم یعین النہار صریحا فدل ھذا والذی قبلہ ان الحجامة لا تتعین بوقت معین (عمدہ)

تعدد موضعه: والحدیث ھنا ص ۸۴۹ ومر الحدیث ص ۲۶۰

{بَابُ الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامِ}

قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلم

سفر میں اور احرام کی حالت میں حجامہ (پچھنا) لگوانا

یہ ابن بحینہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

(یہ حدیث عنقریب ایک باب کے بعد آ رہی ہے)

۵۳۱۸ {حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفيانُ عن عَمْرٍو عن عَطاءٍ وطاوُسٍ عَنِ ابْنِ عباسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلم وَهُوَ مُحْرِمٌ}

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حجامہ (پچھنا) لگوایا۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الجزء الثانی للترجمة ظاھرۃ اور احرام سفر میں تھا فطابق الحدیث الترجمة۔

تعدد موضعه: والحدیث ھنا ص ۸۴۹ مر الحدیث ص ۲۴۸، وص ۲۸۳، وص ۳۰۴

{بَابُ الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ}

بیماری کی وجہ سے حجامہ (پچھنا) لگوانا

۵۳۱۹ {حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقاتِلٍ اَخْبَرَنَا عبدُ اللهِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عن اَنَسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عن اَجْرِ الْحَجَّامِ فقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلم حَجَمَهُ اَبُو طَيْبَةَ فَاَعْطاهُ صاعَيْنِ مِن طَعامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنهُ وَقَالَ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ فَقَالَ لا تُعَذِّ

بُوا صِبْيَانَكُم بِالغَمزِ مِنَ العُذْرَةِ وَعَلَيْكُم بِالقُسْطِ}

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپؐ سے حجامہ (پچھنا) لگانے والے کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا (کہ حلال ہے یا حرام؟) تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ (پچھنا) لگوایا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطیبہ (نافع) نے حجامہ (پچھنا) لگایا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دو صاع (کھجور) دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مالکوں سے سفارش کی تو ان لوگوں نے ان کا محصول کم کر دیا (یعنی ابوطیبہ سے وصول کی جانے والی لگان میں کمی کردی) اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو ان میں سب سے افضل (بہتر) حجامہ (پچھنا) لگانا اور قسط بحری ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عذرہ (حلق اور ناک کے درمیان کا درد) کے شفاء کے لئے ہاتھ سے دبا کر (چٹکی سے دبا کر) اپنے بچوں کو تکلیف مت دو اور قسط استعمال کرو۔

مطابقة للترجمه: مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث۔

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۴۹ مر الحديث ص ۲۸۳، وص ۲۹۴، وص ۳۰۴

تشریح: "اعطاه صاعين من طعام" بعض حضرات نے لکھا ہے کہ من طعام ای من قمح (عمدہ) اور بعض نے لکھا ہے صاعين من طعام ای تمر (قس) لیکن بخاری، ص: ۲۸۳ میں فامر له بصاع من تمر چنانچہ حافظ عسقلانیؒ نے بھی تمر ہی مراد لیا ہے۔ واللہ علم

"عذرہ" بچوں کے کوے میں ایک قسم کے ورم کا نام ہے جس کا علاج یہ کرتے تھے کہ انگلی سے اس کو دبا دیتے تھے جس سے بچوں کو بہت تکلیف ہوتی تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور فرمایا کہ قسط کو کوٹ کر اس پر لگا دو۔

۵۳۲۰ {حَدَّثَنَا سَعِيدُ بنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنِي ابنُ وَهبٍ قَالَ أَخبَرَنِي عَمرٌو وَغَيرُهُ أَنَّ بُكَيرًا حَدَّثَهُ إِنَّ عَاصِمَ بنَ عُمَرَ بنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بنَ عَبدِ اللهِ عَادَ المُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبرَحُ حَتَّى يَحتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِ شِفَاءً}

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ مقنع (ابن سنان تابعی) کی عیادت کے لئے تشریف لائے پھر کہا میں یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک تم حجامہ (پچھنا، سینگی) نہ لگوالو گے، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ہے کہ اس میں شفاء ہے۔

مطابقة للترجمه: مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ان فيه شفاء"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۴۹ مر الحديث ص: ۸۴۸ ويأتي ص: ۸۵۰، اخرجه مسلم والنسائي في الطب۔ "ان فيه" اي في الحجم شفاء من هيجان الدم۔

{باب الحِجَامَةِ عَلَى الرَّأسِ}

سر پر حجامہ (پچھنا) لگوانا

۵۳۲۱ {حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيمَانُ عَن عَلقَمَةَ أَنَّه سَمِعَ عَبدَ الرَّحمٰنِ الأَعرَجَ أَنَّه سَمِعَ عَبدَ اللهِ بنَ بُحَينَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم احتَجَمَ بِلَحيِ جَمَلٍ مِن طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحرِمٌ

فِی وَسْطِ رَاسِہٖ وقَالَ الاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عِکْرِمَۃُ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِی رَاسِہٖ}

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بحینہؓ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کے راستے میں مقام لحی جمل میں اپنے سر کے بیچ میں حجامہ (پچھنا) لگوایا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت محرم تھے اور (محمد بن عبداللہ بن المثنی بن عبداللہ بن انس بن مالکؓ) انصاری نے کہا (اس کو امام بیہقی نے وصل کیا) ہم سے ہشام بن حسان نے بیان کیا کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر میں حجامہ (پچھنا) لگوایا۔

مطابقۃ للترجمہ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ۔

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۴۹ ومر الحدیث ص: ۲۴۸، مسلم فی الحج۔

تشریح: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم، ص: ۴۲۹

{بَابُ الْحِجَامَۃِ مِنَ الشَّقِیْقَۃِ وَالصُّدَاعِ}

آدھے سر کے درد میں اور پورے سر کے درد میں حجامہ (پچھنا) لگوانا

۵۳۲۲ {حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابنُ اَبِی عَدِیٍّ عن ھِشَامٍ عن عِکْرِمَۃَ عن ابنِ عباسٍ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی رَاسِہٖ وَھُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ کَانَ بِہٖ بِمَاءٍ یُقَالُ لَہٗ لَحْیُ جَمَلٍ وقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ اَخْبَرَنَا ھِشَامٌ عن عِکْرِمَۃَ عن ابنِ عبّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلی علیہ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ فِی رَاسِہٖ مِنْ شَقِیْقَۃٍ کَانَتْ بِہٖ}

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام میں حجامہ (پچھنا) لگوایا (یہ حجامہ (پچھنا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر کے) درد کی وجہ سے لگوایا تھا جو لحی جمل نامی پانی پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوا تھا۔

وقال محمد اور محمد بن سواء نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام بن حسان نے خبر دی انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں حجامہ (پچھنا) لگوایا۔ آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہو گیا تھا۔

مطابقۃ للترجمہ: مطابقۃ الحدیث للجزء الاول للترجمۃ ظاھرۃ۔

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۴۹ تا ۸۵۰ مر الحدیث ص: ۲۴۸، وص ۲۶۰، وص ۲۸۳، وص ۳۰۴

۵۳۲۳ {حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابنُ الغَسِیلِ قَالَ حَدَّثَنِی عَاصِمُ بنُ عُمَرَ عن جابِرِ بنِ عبدِاللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِنْ کَانَ فِی شَیْءٍ مِنْ اَدْوِیَتِکُمْ خَیْرٌ فَفِی شَرْبَۃِ عَسَلٍ اَوْ شَرْطَۃِ مِحْجَمٍ اَوْ لَذْعَۃٍ مِنْ نَارٍ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَکْتَوِیَ}

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گو ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

کسی میں خیر ہے تو شہد پینے میں ہے یا حجامہ (پچھنا) لگوانے میں یا آگ سے داغنے میں ہے اور میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔

مطابقۃ للترجمہ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ توخذ من قولہ "او شرطۃ محجم" لانہ یتناول الاحتجام من الشقیقۃ۔ مطلب یہ ہے کہ جب حجامہ (پچھنا) لگانا بہترین علاج ٹھہرا تو درد سر میں بھی مفید ہوگا۔

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۰ مر الحدیث ص: ۸۴۸، و ص ۸۴۹

{بَابُ الحَلقِ مِنَ الاذٰی}

تکلیف کی وجہ سے سر منڈانا

۵۳۲۴ {حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عن ایوب قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابنِ اَبِي لَيْلٰى عن كَعْبِ بنِ عُجْرَةَ قَالَ اَتٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ زَمَنَ الحُدَيْبِيَةِ وَاَنَا اُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ وَالقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عن رَاسِي فَقَالَ اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قلتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةً اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ اَيُّوبُ لا اَدْرِي بِاَيَّتِهِنَّ بَدَاَ}

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہؓ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے سر سے گر رہی تھیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تیرے سر کے یہ کیڑے تمھیں تکلیف پہنچاتے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں (مجھے تکلیف ہوتی ہے) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر سر منڈوالو اور (کفارہ کے طور پر) تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک (بکری) قربانی کرو۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ ان تینوں میں کس کا ذکر سب سے پہلے کیا۔

مطابقۃ للترجمہ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "فاحلق"

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۰ مر الحدیث ص: ۲۴۳، و ص ۲۴۴، و ص ۵۹۸، و ص ۶۰۲، و ص ۶۴۸، و ص ۸۴۶، ویاتی ص: ۹۹۲

تشریح: مطالعہ کیجیے نصر الباری، جلد ۵، ص ۴۰۹

{بَابُ مَنِ اكْتَوٰى اَوْ كَوٰى غَيْرَهٗ وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ}

اس شخص کا بیان جس نے داغ لگوایا یا دوسرے کو داغ لگایا اور اس کی فضیلت جو داغ نہ لگوائے

۵۳۲۵ {حَدَّثَنَا اَبُو الوَلِيْدِ هِشَامُ بنُ عبدِ المَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ سُلَيْمَانَ بنِ الغَسِيْلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بنُ عُمَرَ بنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بن عبدِاللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلى الله عَلَيهِ وَسلَم قَالَ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ}

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں شفاء ہو تو حجامہ (پچھنا) لگانے میں یا آگ سے داغنے میں ہے اور میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

مطابقة للترجمه: مطابقة الجزء الثالث للترجمة ظاهرة۔

تعدد موضعه: والحديث هنا ۸۵۰، مر الحديث ص: ۸۴۸، و ص ۸۴۹۔

۵۳۲۶ {حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا اِبْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عن عَامِرٍ عن عِمْرَانَ بنِ حُصَيْنٍ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِن عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ فذَكَرْتُه لِسَعِيدِ بنِ جُبَيْرٍ فقال حَدَّثَنَا ابْنُ عبّاس قَالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ حتى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ قلتُ مَا هذا اُمَّتِي هٰذِهٖ قِيْلَ بَلْ هٰذَا مُوسٰى وقَوْمُهُ قِيلَ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ فإِذَا سَوَادٌ يَمْلَا الْاُفُقَ ثُمَّ قِيلَ لِي انظُرْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فِى آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَا الْاُفُقَ قِيلَ هٰذِهٖ اُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤلاءِ سَبْعُونَ اَلْفًا بغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَاَفَاضَ الْقَوْمُ وقالُوا نحنُ الَّذِيْنَ آمَنَّا بِاللهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَه فَنَحْنُ هُمْ اَوْ اَوْلَادُنَا الَّذِيْنَ وُلِدُوا فِي الْاِسْلَامِ فَإِنَّا وُلِدْنَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَخَرَجَ فقال هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فقال عُكَاشَةُ بنُ مِحْصَنٍ اَمِنْهُمْ اَنَا رسولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ فقامَ آخَرُ فقال اَمِنْهُمْ اَنَا فقال سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ}

ترجمہ: حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا کہ نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹ کے سوا کسی چیز میں تعویذ، منتر زیادہ فائدہ مند نہیں ہے (حصین بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ) پھر میں نے عمرانؓ کا یہ قول سعید بن جبیر سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ ہم سے حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں تو ایک نبی اور دو نبی گذرتے اور ان کے ساتھ (ان کے ماننے والے دس سے کم) لوگ گذرتے رہے اور بعض نبی ایسے تھے کہ ان کے ساتھ ایک بھی نہیں تھا۔ آخر ایک بڑی جماعت مجھ کو دکھلائی گئی، میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کیا میری امت کے لوگ ہیں؟ کہا گیا (یعنی فرشتوں نے کہا) نہیں بلکہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کی قوم (بنی اسرائیل) کے لوگ ہیں، پھر مجھ سے کہا گیا کہ افق (آسمان کا کنارہ) دیکھیے تو دیکھا کہ ایک عظیم جماعت ہے کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا ہے پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر ادھر آسمان کے تمام کناروں پر نظر ڈالیے، میں نے دیکھا کہ اتنی بڑی جماعت ہے کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا۔ (اتنی بڑی جماعت ہے کہ تمام افق پر چھائی ہوئی ہے) کہا گیا کہ یہ آپ ﷺ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ (اپنے حجرہ میں) داخل ہو گئے اور صحابہ کے سامنے کچھ وضاحت نہیں فرمائی (کہ وہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے) اب صحابہ بحث کرنے لگے (قیاس دوڑانے لگے) اور کہنے لگے وہ ستر ہزار ہم لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی پیروی کی، پس ہم ہی وہ ستر ہزار لوگ ہیں یعنی صحابہ کرام۔ یا ہماری اولادیں جو اسلام میں پیدا ہوئے (یعنی دین اسلام پر پیدا ہوئے) کیونکہ ہم جاہلیت میں پیدا ہوئے۔ یہ خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا یہ (ستر ہزار بلا حساب جنت میں جانے والے) وہ لوگ ہوں گے جو منتر نہیں کرتے (یعنی زمانہ جاہلیت میں جو مشرکانہ منتر کرتے تھے وہ منتر مسلمان ہونے کے بعد نہیں کرتے) اور نہ فال نکالتے ہیں (فال پر اعتقاد نہیں رکھتے ہیں) نہ داغ لگواتے ہیں بلکہ پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں (سمجھتے ہیں کہ اللہ ہی شافی مطلق ہیں، علاج و دوا بذات خود مؤثر نہیں) یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصنؓ اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان (ستر ہزار میں سے ہوں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا "ہاں" پھر

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

دوسرے صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

مطابقة للترجمه: مطابقة الجزء الثالث للترجمة ظاهرة۔

تعددموضعه: والحديث هنا ص ۸۵۰ مر الحديث ص: ۴۸۴ ويأتي ص: ۸۵۶، وص ۹۵۸، وص ۹۶۸۔

{بَابُ الْإِثْمِدِ وَالْحَكَلِ مِنَ الرَّمَدِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ}

آنکھ دکھنے (آشوب چشم) کی وجہ سے اثمد اور سرمہ لگانا

اور اس باب میں حضرت ام عطیہ کی ایک حدیث بھی ہے

تحقیق: "اثمد" بكسر الهمزه وسكون الثاء المثلثه وكسر الميم وبالدال المهمله (عمده، قس) اثمد ایک قسم کا پتھر ہے جس سے سرمہ بنایا جاتا ہے۔

۵۳۲۷ {حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا لَهُ الْكُحْلَ وَأَنَّهُ يُخَافُ عَلَى عَيْنِهَا فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي أَحْلَاسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا}

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہ سے مروی ہے کہ ایک عورت (عاتکہ نامی) کے شوہر (مغیرہ) کا انتقال ہو گیا (اور ایام عدت میں) اس بیوہ کی آنکھ دکھنے لگی تو لوگوں نے اس عورت کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور ان لوگوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرمہ کا ذکر کیا اور یہ کہ (اگر آنکھ میں سرمہ نہ لگایا تو) اس کی آنکھ پر خطرہ ہے (لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عدت کے اندر سرمہ لگانے کی اجازت نہیں دی) اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں عدت گذارنے والی تم عورتوں کو اپنے گھر میں سب سے خراب بدترین کپڑے میں رہنا پڑتا تھا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اپنے خراب کپڑوں میں گھر کے بدتر حصہ میں پڑا رہنا پڑتا تھا پھر جب کوئی کتا گذرتا تو اس پر وہ مینگنی پھینکتی تھی پس چار مہینے دس دن سرمہ نہ لگاؤ۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وذكروا له الكحل"

تعددموضعه: والحديث هنا ص ۸۵۰ ومر احاديث ص: ۸۰۳، وص ۸۰۴

{بَابُ الْجُذَامِ}

جذام کا بیان

"جُذَامٌ" بضم الجيم و تخفيف الذال المعجمة (عمده) جذام ایک مشہور خراب بیماری ہے جس میں خون خراب ہو کر اعضا سڑنے گلنے لگتے ہیں اخیر میں ہاتھ پاؤں کی انگلیاں جھڑ جاتے ہیں۔

اشکال: جذام ایک مرض و بیماری ہے تو امام بخاریؒ کے لئے بظاہر مناسب تھا کہ اس باب کو کتاب الطب سے پہلے کتاب المرضیٰ میں ذکر فرماتے؟

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

جواب : امام بخاریؒ نے اس باب (باب الجذام) کو کتاب الطب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے لایا ہے کہ جذام کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے "فرّ من المجذوم کما تفر من الاسد" بعض روایت میں ہے اتقوا المجذوم کما یتقی الاسد (عمدہ) اور ظاہر ہے کہ یہ من قبیل حمیۃ ونفرت ہے جو کتاب الطب کے مناسب ہے۔

۵۳۲۸ {وقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يقُولُ قَالَ رسولُ اللهِ صَلى اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ لا عَدْوَى وَلا طِيَرَةَ وَلا هَامَّةَ ولا صَفَرَ وفِرَّ مِنَ المَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الاَسَدِ}

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امراض میں تعدیہ (بیماری کی چھوت لگنا) نہیں ہے اور نہ بدشگونی (بدفالی) کی کوئی اصل ہے اور نہ ہامہ ہے (یعنی اُلّو کے منحوس ہونے کی کوئی اصل نہیں ہے) اور نہ صفر ہے (یعنی محرم کو صفر تک کے لئے مؤخر کرنے کی کوئی اصل نہیں ہے نیز ماہ صفر کو منحوس سمجھنا لغو ہے) اور جذامی (کوڑھی) سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

مطابقة للترجمه: مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فر من المجذوم"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۰ ویاتی ص: ۸۵۱، و ص ۸۵۹

تشریح: زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ بعض بیماریاں ایسی ہیں کہ دوسروں کو لگ جاتی ہیں جیسے خارش، طاعون اور جذام، آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نفی فرمائی اور بتایا کہ یہ لغو بات ہے اس کی کوئی اصل نہیں اور فرمایا: لاعدوی تعدیہ اور چھوت بالکل بے اصل و بے بنیاد ہے۔

"ولا طِيَرَةَ" طِيرة بكسر الطاء وفتح الياء وقد تسكن (عمده) وقيل بتشديد الميم ايضا۔ والله اعلم اس کے معنی بدشگونی کے ہیں۔ اہل جاہلیت کی عادت تھی کہ جب سفر کے لئے نکلتے تو اگر کوئی پرندہ داہنی طرف سے نکلتا تو اس کو مبارک جانتے اور سفر جاری رکھتے لیکن اگر پرندہ بائیں طرف اڑتا تو اس کو برا جانتے اس قسم کے توہمات اور بھی تھے اور آج ہمارے ملک میں بھی بعض بے اصل توہمات ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تمام توہمات کو دفع فرمایا۔

"هَامَّة" بتخفيف الميم على الصحيح (قس) ایک قول یہ ہے کہ یہ اُلّو ہے جو ایک پرندہ ہے۔ فارسی میں چغد اور عربی میں بُوم کہتے ہیں۔ اہل جاہلیت کا عقیدہ تھا کہ یہ چڑیا (اُلّو) جس گھر پر بیٹھتی ہے اس گھر میں کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے یعنی یہ منحوس ہے۔ آج بھی جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ الّو جس گھر کی چھت پر بولے، اس گھر میں نحوست آ گئی، کوئی مصیبت نازل ہوگی۔

ایک قول یہ ہے کہ جس مقتول کا قصاص نہ لیا جائے وہ "ہامہ" ہو جاتا ہے اور کہتا رہتا ہے کہ مجھے سیراب کرو، مجھے پلاؤ اور جب اس کا قصاص لے لیا جاتا ہے تو وہ اڑ جاتا ہے۔ ان سارے توہمات کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رَد فرمایا کہ یہ سب کچھ نہیں ہے۔

"ولا صفر" عرب والوں کا دستور تھا کہ لڑنے کے لئے کبھی محرم کو صفر سے بدل دیتے۔ ایک قول یہ ہے کہ صفر پیٹ کی ایک بیماری ہے جیسا کہ امام بخاریؒ آگے چل کر باب قائم کریں گے: لا صفر هو داء ياخذ البطن۔

{بَابُ المَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ}

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

مَن (یعنی کھنبی) آنکھ کے لئے شفا ہے

۵۳۲۹ {حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ المُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَن عبدِ المَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ عَمرَو بنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلی اللہ عَلیه وَسلَم يَقُولُ الكَمْأَةُ مِنَ المَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلعَيْنِ وقَالَ شُعْبَةُ وَأَخبَرَنِي الحَكَمُ بنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الحَسَنِ العُرَنِيِّ عن عَمرِو بنِ حُرَيثٍ عن سَعِيدِ بنِ زَيدٍ عنِ النَّبِيِّ صَلی علیه وَسلَم قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِه الحَكَمُ أَنكَرْهُ مِن حديثِ عبدِ المَلِكِ}

ترجمہ: حضرت سعید بن زیدؓ (احد العشرۃ المبشرہ) نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے کہ کھنبی من میں سے ہے (یعنی نوع من المن ہے) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے اور (اسی سند سے) شعبہ نے بیان کیا کہ مجھے حکم بن عتیبہ نے خبر دی، انھیں حسن بن عبداللہ عرنی (بضم العین المھملہ وفتح الراء وبعدھا نون) نے انھیں عمرو بن حریث نے انھیں حضرت سعید بن زیدؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔

شعبہ نے کہا جب یہ حدیث مجھ سے حکم نے بیان کی تو مجھ کو عبدالملک کی حدیث کے بارے میں کوئی تامل نہیں رہا، (مقصد یہ ہے کہ عبدالملک بن عمیر بڑھاپے کی وجہ سے اخیر میں حافظہ بگڑ گیا تھا اس لیے شعبہ کو تردد رہا لیکن جب حکم کی متابعت شعبہ کو مل گئی تو عبدالملک کی روایت میں کوئی تامل نہیں رہا۔)

مطابقة للترجمه: مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الكماة لما كانت من المن وان ماؤها شفاء للعين فكان المن ايضا شفاء للعين الخ (عمده)

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۰ ومر الحديث ص ۶۴۳ و ص ۶۶۸

تشریح وتحقیق: ملاحظہ فرمایئے نصر الباری، جلد ۹ کتاب التفسیر، ص ۲۵ تا ۲۶، نیز تفسیر ص ۲۲۸

{بَابُ اللَّدُودِ}

لدود کا بیان

تحقیق وتشریح: "لدود" بفتح اللام وبدالين مهملتين الاولى مضمومة

لدود وہ دوا جو مریض کے منہ میں کسی ایک جانب سے ڈالی جائے، وهو الذي يصب من احد جانبي فم المريض (عمده)

۵۳۳۰ {حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللہِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ سَعِيدٍ قال حَدَّثَنَا سُفيانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بنُ أَبِي عَائِشَةَ عن عُبَيْدِ اللہِ بنِ عبدِ اللہِ عنِ ابنِ عبّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلی اللہ عَلیه وَسلَم وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ وقالت عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ المَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُم أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةُ المَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فقال

لا یَبْقٰی اَحَدٌ فِی الْبَیْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَشْهَدْ کُمْ ﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کو بوسہ دیا۔عبیداللہ نے بیان کیا اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم نے آپ ﷺ کے مرض الوفات میں منھ میں دوا ڈالی۔ آپ ﷺ اشارہ سے منھ میں دوا ڈالنے سے منع فرماتے رہے۔ہم نے یہ خیال کیا کہ یہ ناگواری ایسی ہی ہے جیسے مریض کو دوا سے طبعی ناگواری ہوتی ہے پھر جب آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو دوا ڈالنے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم نے عرض کیا کہ یہ شاید آپ نے مریض کی دوا سے طبعی ناگواری کی وجہ سے کیا ہوگا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت گھر میں جتنے افراد موجود ہیں سب کے منھ میں دوا ڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں گا البتہ عباسؓ کو چھوڑ دیا جائے کیونکہ وہ اس وقت موجود نہ تھے (بعد میں آئے)۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ۔

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص۸۵۰ تا ۸۵۱ والحدیث طرف من حدیث عائشۃ المتقدم بطولہ ص:۱۶۶ و ۶۴۱

تشریح: نصر الباری جلد ۸ کتاب المغازی، ص ۵۴۲ کا مطالعہ کیجیے۔

۵۳۳۱ ﴿حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ الزُّھْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَعْلَقْتُ عَلَیْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْهِ سَبْعَةَ اَشْفِیَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ فَسَمِعْتُ الزُّھْرِیَّ یَقُوْلُ بَیَّنَ لَنَا اثْنَتَیْنِ وَلَمْ یُبَیِّنْ لَنَا خَمْسَةً قُلْتُ لِسُفْیَانَ فَاِنَّ مَعْمَرًا یَقُوْلُ اَعْلَقْتُ عَلَیْهِ قَالَ لَمْ یَحْفَظْ اِنَّمَا قَالَ اَعْلَقْتُ عَنْهُ حَفِظْتُهٗ مِنْ فِی الزُّھْرِیِّ وَوَصَفَ سُفْیَانُ الْغُلَامَ یُحَنَّكُ بِالْاِصْبَعِ وَاَدْخَلَ سُفْیَانُ فِیْ حَنَکِهٖ اِنَّمَا یَعْنِیْ رَفْعَ حَنَکِهٖ بِاِصْبَعِهٖ وَلَمْ یَقُلْ اَعْلِقُوْا عَنْهُ شَیْئًا﴾

ترجمہ: حضرت ام قیسؓ نے بیان کیا کہ میں اپنا ایک لڑکا لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عذرہ (حلق کی بیماری) کی وجہ سے اس کا حلق دبایا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیوں اپنی اولاد کو انگلی سے حلق دبا کر تکلیف دیتی ہو، تمھیں چاہیے کہ ''عود ہندی'' (کست) سے اس کا علاج کیا کرو کیونکہ اس میں سات امراض سے شفا ہے، ان میں سے ذات الجنب (پسلیوں کا ورم) بھی ہے اور ''عذرہ'' (یعنی حلق کی بیماری) میں ناک میں ڈالا جاتا ہے اور ذات الجنب میں لدود کیا جائے (یعنی حلق میں ڈالا جائے، چبایا جائے) سفیان نے کہا پھر میں نے زہری سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے صرف دو بیماریوں کی وضاحت فرمائی اور باقی پانچ بیماریوں کی نہیں کی۔علی بن مدینی نے کہا کہ میں نے سفیان سے کہا کہ معمر تو اعلقت علیہ کہتے ہیں (یعنی معمر علی کے صلہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں) انہوں نے کہا معمر نے یاد نہیں رکھا (مجھے یاد ہے) زہری نے اعلقت عنہ کہا تھا اور میں نے بلاواسطہ خود زہری سے سنا (عذرہ کی) بیماری میں بچہ کا گلا جس طرح انگلیوں سے دباتے ہیں اسے سفیان نے اپنی انگلی کو تالو میں داخل کر کے بیان کیا یعنی انھوں نے انگلی سے تالو کو اٹھایا اور انھوں نے اعلقوا عنہ شیئاً نہیں کہا۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ ''ویلد من ذات الجنب''

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

{باب} ای ھذا باب بالتنوین بغیر ترجمة

ابن بطال نے یہاں باب کا لفظ بھی نہیں لا یا ہے

۵۳۳۲ {حَدَّثَنَا بِشْرُ بنُ محمَّدٍ اَخْبَرنا عَبْدُ اللهِ قَالَ اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ ویُونُسُ قَالَ الزُّهرِيُّ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بنُ عبدِ اللهِ بنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوجَ النَّبِيِّ صَلی الله علیه وسلم قَالتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَاشْتَدَّ وَجعُهُ اسْتَاذَنَ اَزْوَاجه فِي اَن يُّمَرَّ ضَ فِي بَيْتِي فَاَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجلاهُ فِي الاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَآخَرَ فَاَخْبَرْتُ ابنَ عَبَّاسٍ فقال هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجل الآخر الذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قلتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قالتْ عَائِشَةُ فقال النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم بَعْدَ مَادَخَلَ بَيْتَها وَاشْتَدَّ بِه وَجعُهُ هَرِيْقُوا عَلَّي مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْ كِيَتُهُنَّ لَعَلِّي اَعْهَدُ اِلى النَّاسِ قالتْ فَاَجْلَسْناهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِن تِلْكَ القِرَبِ حتّى جَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَن قَدْ فَعَلْتُنَّ قالتْ وَخَرَجَ اِلى النَّاسِ فَصَلّى لَهُم وَخَطَبَهُم}

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (مرض الموت میں) چلنا پھرنا دشوار ہو گیا اور آپ کے مرض نے شدت اختیار کر لی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری بیویوں سے اس بات کی اجازت مانگی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیمارداری میرے گھر میں کی جائے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دے دی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم (ضعف کی وجہ سے) دو اشخاص (حضرت عباسؓ اور ایک اور صاحبؓ) کے درمیان ان کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں (کمزوری کی وجہ سے) زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ عبیداللہ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ کی یہ حدیث حضرت ابن عباسؓ سے بیان کیا تو ابن عباسؓ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ دوسرے شخص کون تھے جس کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا، میں نے کہا نہیں تو، انہوں نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ان کے حجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تھا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے زور کا بخار تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اوپر ایسے سات مشکوں کا پانی ڈالو جن کے بند نہ کھولے گئے ہوں، شاید (میرا بخار کم ہو) میں لوگوں کو کچھ وصیت کر سکوں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا چنانچہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہؓ کے ایک لگن میں بٹھایا اور حکم کے مطابق ان مشکوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ہم پانی ڈالنے لگے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اشارہ کرنے لگے کہ بس ہو چکا۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور لوگوں کو خطبہ سنایا۔

مطابقة للترجمة: علامہ عینیؒ فرماتے ھیں: "قیل لا وجه لذکر ھذا الحدیث ھنا ونه یس فیه تعسب وھو انه یحتمل ان یکون بینه وبین الحدیث السابق نوع تضادلان فی الاول فعلوا مالم یامر به النبی صلی الله علیه سلم فحصل علیھم الانکار واللوم بذلك، وفی ھذا فعلوا ما امر به وھو ضد ذاك فی المعنی والاشیاء تتبین بضدھا۔ (عمدہ)

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

تعددموضعه: والحدیث ھنا ص۸۵۱ ومر الحدیث ص: ۳۲ تا ۳۳ وص: ۹۱ تا ۹۲، وص ۹۵: وص ۳۵۲، وص ۴۳۷، وفی المغازی ص: ۶۳۹

تشریح: مطالعہ کیجیے نصر الباری جلد دوم، ص ۱۱۸ تا ۱۱۹، نیز جلد ۸ دیکھیے ص ۵۳۴

{بابُ العُذْرَة}

عذرہ یعنی حلق کی بیماری کا بیان

عذرہ بضم المهملة و سکون المعجمة وجع الحلق ویسمی سقوط اللهاة بفتح اللام وهی اللحمة التی تکون فی اقصی الحق۔

۵۳۳۳ {حَدَّثَنَا اَبُو الیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللهِ بنُ عبدِ اللهِ اَنَّ اُمَّ قَیْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الاَسَدِیَّةَ اَسَدَ خُزَیْمَةَ وَکَانَتْ مِنَ المُهَاجِرَاتِ الاُوَلِ اللَّاتِی بَایَعْنَ النَّبِیَّ صلی الله علیه وسلم وهِیَ اُخْتُ عُکَّاشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم بِابنٍ لَهَا قَدْ اَعْلَقَتْ عَلَیْهِ مِنَ العُذْرَةِ فقالَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِهَذَا العِلَاقِ عَلَیْکُمْ بِهَذَا العُودِ الهِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیهِ سَبْعَةَ اَشْفِیَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الجَنْبِ یُرِیْدُ الکُسْتَ وَهُوَ العُودُ الهِنْدِیُّ وقَالَ یُونُسُ واِسْحَاقُ بنُ رَاشِدٍ عنِ الزُّهْرِیِّ عَلَّقَتْ عَلَیْهِ}

ترجمہ: عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ امّ قیس بنت محصن اسدیہ یعنی اسد قبیلہ کی جو قبیلہ خزیمہ کی شاخ ہے (اسد خزیمہ کی قید سے اسد بن عبدالعزی اور اسد بن ربیعہ وغیرہ سے امتیاز مقصود ہے) آپ ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنھوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی اور آپ عُکاشہ بن محصن کی بہن تھیں، ام قیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ اپنے ایک بیٹے کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں، اسی ام قیس نے عذرہ (بیماری) کی وجہ سے اس بچہ کا گلا دبایا تھا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو انگلی سے حلق دبا کر تکلیف دیتی ہو؟ تمھیں چاہیے کہ اس مرض میں عود ہندی کا استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں سے ایک ذات الجنب کی بیماری ہے، عود ہندی سے آنحضور ﷺ کی مراد کست تھی یہی عود ہندی ہے اور یونس اور اسحاق بن راشد نے بیان کیا اور ان سے زہری نے علقت علیہ (علی کے صلہ کے ساتھ)

مطابقة للترجمة: مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة۔

تعددموضعه: والحدیث ھنا ص۸۵۱، مر الحدیث ص: ۸۴۹، ویاتی ص: ۸۵۲۔

{بابُ دَوَاءِ المَبْطُونِ}

پیٹ کی بیماری یعنی دستوں کی بیماری کا علاج

۵۳۳۴ {حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ عن اَبِی المُتَوَکِّلِ عن اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم فقالَ اِنَّ اَخِی اسْتَطْلَقَ بَطْنُه فقالَ اسْقِه

عَسَلًا فَسقاهُ فقال اِنِّي سَقَيْه فَلَمْ يَزِ دْهُ اِلَّا اسْتِطلا قًا فقال صَدَقَ اللهُ وَ كَذَبَ بَطْنُ اَخِيكَ تابعه النَّضْرُ عن شُعْبَةَ}

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست آرہا ہے (پیٹ چل رہا ہے) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ چنانچہ اس نے پلایا اور پھر واپس آکر کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ان کو شہد پلایا لیکن اس کو اور دست بڑھ گیا ہے (یعنی کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے) اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا کہ (فیہ شفاء) اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (بالآخر شہد ہی سے انھیں شفا ہوئی)۔

اس روایت میں محمد بن جعفر کی متابعت نضر بن شمیل نے شعبہ سے کی۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة۔

تعددموضعه: والحديث هنا ص ۸۵۱ ومر الحديث ص: ۸۴۸۔ مسلم ثاني، ص: ۲۲۷

تشریح: مطالعہ کیجیے نصرالباری جلد دہم باب باب ۳۰۳۰۔

{بابٌ لَا صَفَرَ وهو دَاءٌ يَاخُذُ البَطْنَ}

صفر کی کوئی اصل نہیں ہے یہ پیٹ کی ایک بیماری ہے

۵۳۳۵ {حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيْزِ بنُ عبدِ اللهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بنُ سَعْدٍ عن صالِحٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بنُ عبدِ الرَّحْمٰنِ وغَيْرُه اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَاعَدْوٰى وَلَا صَفَرَ ولا هَامَةَ فقال اَعْرَبِيٌّ يا رسولَ الله فَمَا بَالُ اِبِلِي تكونُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِبَاءُ فيَاتِي البَعِيْرُ الاَجْرَبُ فيَدْخُلُ بَيْنَها فيُجْرِبُها فقال فَمَنْ اَعْدَى الاَوَّلَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عن اَبِي سَلَمَةَ وسِنانِ بنِ اَبِي سِنانٍ}

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امراض میں تعدیہ (ایک کی بیماری دوسرے کو لگنا) اور صفر وہامہ کی کوئی اصل نہیں (یہ سب باتیں لغو ہیں) اس پر ایک دیہاتی نے عرض کیا یارسول اللہ پھر میرے اونٹوں کا کیا حال ہے کہ وہ ریگستان میں ہرنوں کی طرح (صاف اور چکنے) رہتے ہیں پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آجاتا ہے اور ان میں گھس کر انھیں بھی خارشی کر دیتا ہے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تعدیہ یعنی چھوت لگنا کوئی چیز نہیں لغو خیال ہے) تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بتاؤ کہ اس پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی؟ اس کو زہری نے ابوسلمہ اور سنان بن ابی سنان نے (دونوں سے) روایت کی ہے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمه ظاهرة۔

تعددموضعه: والحديث هنا ص ۸۵۱ تا ۸۵۲ مر الحديث ص: ۸۵۰ ياتي ص: ۸۵۷، وص: ۸۵۹

{بابُ ذَاتِ الجنب}

اللہ ربُّ عزت سے دُعاگوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

علامہ قسطلانیؒ شارح بخاری فرماتے ہیں: "الحادث فی نواحی الجنب من ریاح علیظة الخ" یعنی ذات الجنب وہ مرض ہے جو ریاح غلیظہ کے رک جانے سے پہلو میں درد ہوتا ہے اور یہ درد پہلو کے اطراف میں پھیل جاتا ہے اور پسلی میں جب ورم ہوجاتا ہے تو خوفناک حالت ہوجاتی ہے۔ واللہ اعلم

۵۳۳۶ {حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبدِ اللهِ اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهِيَ اُخْتُ عُكَاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ اتَّقُوا اللهَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذِهِ الْاَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيْدُ الْكُسْتَ يعنى الْقُسْطَ قَالَ وَهِيَ لُغَةٌ}

ترجمہ: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ امّ قیس بنت محصنؓ جوان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اور وہ حضرت عکاشہ بن محصنؓ کی بہن تھیں، اس نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک (چھوٹے) بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں، انھوں نے عذرہ مرض کی وجہ سے اس بچہ کا گلا دبایا تھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو تم کیوں اپنی اولاد کو اس طرح حلق دبا کر تکلیف دیتی ہو؟ تمھیں چاہئے کہ اس مرض میں عود ہندی استعمال کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کی شفاء ہے جن میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے، عود سے آپ ﷺ کی مراد کست یعنی قسط تھی یہ بھی ایک لغت ہے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة في قوله "منها ذات النب"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۲ ومر الحديث ص: ۸۴۹، وص ۸۵۱

۵۳۳۷ {حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُرِئَ عَلَى اَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ اَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَكَانَ هٰذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ وَاَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ وَكَوَاهُ اَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَذِنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِاَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْاُذُنِ فَقَالَ اَنَسٌ كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَيٌّ وَشَهِدَنِي اَبُو طَلْحَةَ وَاَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي}

ترجمہ: ہم سے عارم (لقب محمد محمد بن الفضل ابو النعمان السدوسی) نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ایوب سختیانی کے سامنے ابوقلابہ کی کتابیں پڑھی گئیں ان میں بعض وہ حدیثیں بھی تھیں جنھیں ایوب نے ابوقلابہ کے واسطہ سے بیان کی تھیں اور بعض احادیث وہ بھی تھیں جوان کے سامنے پڑھ کر سنائی گئی تھیں اور کتاب میں حضرت انسؓ کی یہ حدیث بھی تھی کہ حضرت ابوطلحہؓ اور حضرت انس بن نضرؓ نے (ذات

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

الجنب کی بیماری میں) داغ لگا کر انس ؓ کا علاج کیا تھا اور ابوطلحہ ؓ نے خود اپنے ہاتھ سے ان کو داغا تھا (داغنے کی نسبت ابوطلحہ ؓ کی طرف حقیقی ہے کہ ابوطلحہ نے خود اپنے ہاتھ سے داغا تھا اور انس بن نضر یعنی انس بن مالک ؓ کے چچا کی طرف داغنے کی نسبت ان کی رضامندی کی وجہ سے کی)

"وقال عباد بن منصور الخ"۔ اور عبادّ بن منصور نے بیان کیا انھوں نے ایوب سختیانی سے روایت کی انھوں نے ابوقلابہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ انصار کے ایک گھر والوں (هم آل عمرو بن حزم رواه مسلم) کو زہریلے جانوروں (سانپ بچھو) کے کاٹنے اور کان کی تکلیف میں جھاڑنے کی اجازت دی تھی۔ انس ؓ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے داغا گیا تھا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات (زندہ) تھے (آپ نے انکار نہیں فرمایا) اور داغ دینے کے وقت میرے پاس ابوطلحہ ؓ اور انس بن نضر ؓ اور زید بن ثابت ؓ موجود تھے اور حضرت ابوطلحہ ؓ نے مجھ کو داغا تھا۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "من ذات الجنب"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۲

{بَابُ حَرْقِ الْحَصِيْرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ}

خون بند کرنے کے لئے بوریا جلانا

۵۳۳۸ {حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ عَلٰى رَاْسِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم الْبَيْضَةُ وَاُدْمِيَ وَجْهُهُ وكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ الدَّمَ يَزِيْدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ اِلٰى حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَاَلْصَقَتْهَا عَلٰى جُرْحِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَرَقَاَ الدَّمُ}

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر (پتھر مار کر) خود توڑا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خون آلود ہو گیا اور رباعی (سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک دانت) ٹوٹ گیا تو حضرت علی ؓ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ ؓ آپ کے چہرۂ انور سے خود دھو رہی تھیں پھر جب حضرت فاطمہ ؓ نے دیکھا کہ پانی سے خون اور زیادہ آ رہا ہے تو حضرت فاطمہ ؓ نے بوریا (چٹائی) کا ایک ٹکڑا لیا اور اس کو جلا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر چپکا دیا چنانچہ خون بند ہو گیا۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۲، مر الحديث ص: ۳۸، وص ۴۰۷، وص ۴۰۸، وص ۴۲۶

تشریح: نصر الباری غزوۂ احد یعنی جلد ۸، ص: ۱۲۲ پڑھیے۔

{بَابُ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ}

بخار جہنم کی بھاپ (جوش) ہے

یعنی بخار جہنم کے جوش سے ہے گو یا یہ دوزخ کا ایک نمونہ ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے منکرین کو ڈرانے کے لئے بھیجا ہے لیکن یہ بخار اہل ایمان کے لئے بشارت ہے اس لیے کہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

۵۳۳۹ {حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قال حَدَّثَنِي ابنُ وهْبٍ قال حَدَّثني مالِكٌ عن نافِعٌ عنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه و سلَم قال الحُمَّى مِن فَيحِ جَهَنَّمَ فاطفِئُوهَا بِالمَاء قال نافِع و كان عبدُاللهِ يقولُ اكشِفْ عنّا الرِّجزَ}

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے اس کو پانی سے بجھاؤ، نافع نے بیان کیا اور حضرت عبداللہؓ (کو جب بخار آتا تو فرماتے اے اللہ ہم سے اس عذاب کو دور کر)

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۲ وامر الحديث ص: ۴۶۲، اخرجه مسلم والنسائی فی الطب۔

۵۳۴۰ {حَدَّثَنَا عبدُاللهِ بنُ مَسلَمَةَ عن مالِكٍ عن هِشامٍ عن فاطِمَةَ بِنتِ المُنذِرِ اَنَّ اسماءَ بِنتَ اَبِي بَكرٍ كَانَت اِذا اُتِيت بِالمَرأة قد حُمَّت تَدعُو لَهَا اَخذَتِ المَاءَ فصَبَّتهُ بَينَهَا و بَينَ جَيبِهَا و قالَت كَانَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم يامُرُنا اَن نَبرُدَهَا بِالمَاءِ}

ترجمہ: فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو اس کے لیے دعا کرتیں اور پانی منگوا کر اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے کہ بخار (کی حرارت) کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

مطابقة للترجمة: مطابقة للحديث السابق فی قوله فاطفؤها بالماء والمطابق للمطابق لشیء مطابق لذالك الشیء۔

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۲ وهذا الحديث اخر مسلم والنسائی والترمذی و ابن ماجه فی الطب۔

۵۳۴۱ {حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ المُثَنّٰى قال حَدَّثَنا يحيى قال حَدَّثنا هشام قال اَخبرَنِي اَبِي عن عائِشَةُ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال الحُمَّى مِن فَيحِ جَهَنَّمَ فَابرِدُوهَا بِالمَاءِ}

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے اس لیے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة۔

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۲ ومر الحديث ص: ۴۶۲

۵۳۴۲ {حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنا اَبُو الاَحوَصِ حدَّثَنا سَعِيدُ بنُ مَسرُوقٍ عن عَبَايَةَ بنِ رِفَاعَةَ عن جَدِّهِ رَافِعِ بنِ خَدِيجٍ قال سَمِعتُ رسولَ اللهِ صلى اللهِ عليه و سلم يقولُ الحُمّٰى مِن فَيحِ جَهَنَّمَ فَابرِ

دُوهَا بِالْمَاءِ}

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج ؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے اس لیے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ

تعددموضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۲ مر الحدیث ص ۴۶۲

{بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنْ اَرْضٍ لَا تُلَایِمُهُ}

جوشخص ایسی سرزمین سے نکلا جو اس کے موافق نہیں تھی

"تلایمہ" وھو من الملائمۃ بالمد ای الموافقۃ وزنا و معنا (فتح)

۵۳۴۳ {حَدَّثَنَا عبدُ الاعلیٰ بنُ حمَّادٍ حدَّثنا یَزِیْدُ بنُ زُرَیْعٍ حدَّثنا سَعِیْدٌ عن قَتَادَۃَ اَنَّ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ ناساً اَو رِجالًا مِنْ عُكلٍ و عُرَیْنَۃَ قَدِمُوا علیٰ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ و سلمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْاِسلامِ فقالوا یَا نَبِیَّ اللہِ اِنَّا كُنَّا اَهلَ ضَرعٍ وَلَم نَكُن اَهلَ رِیفٍ فَاستَوخَمُوا المَدِیْنَۃَ فَاَمَرَ لَهُم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم بِذَوْدٍ و براعٍ وَاَمَرَهُمْ اَن یَّخرُجُوا فِیْهِ فَیَشْرَبُوا مِنَ اَلْبَانِهَا وَاَبوالِهَا فانْطَلَقُوا حتی كَانُوا نَاحِیَۃَ الحَرَّۃِ كَفَرُوا بَعْدَ اِسلامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِیَ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم واسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ و سلم فَبَعَثَ الطَّلَبَ فی آثَارِهِم فَاَمَرَبِهِم فَسَمَرُوا اَعْیُنَهُم وَقَطَعُوا اَیْدِیَهُم وَتُرِكُوا فی نَاحِیَۃِ الحَرَّۃِ حتی مَاتُوا عَلَی حَالِهِم}

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل و عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کے متعلق بات کی (یعنی ہم نے اسلام قبول کرلیا، ہم مسلمان ہیں) پھر ان لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ہم اپنے ملک میں مویشی (جانور) والے تھے جانوروں کے دودھ وغیرہ پر بسر کرتے تھے ہم لوگ کھیتی والے کاشتکار نہیں تھے اور مدینہ کی آب وہوا انھیں مواقف نہیں آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لئے چند اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان اونٹوں کو لے کر باہر (جنگل) میں چلے جائیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہیں، چنانچہ وہ لوگ چلے گئے یہاں تک کہ حرّہ کے کنارے پہنچے تو وہ لوگ اسلام کے بعد کافر ہوئے (یعنی مرتد ہوگئے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کردیا اور اونٹوں کو ہانک کرلے بھاگے، پھر یہ خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے پکڑنے والوں (سواروں) کو بھیجا (چنانچہ وہ لوگ پکڑ کر مدینہ لائے گئے) تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق سزا کا حکم دیا۔ چنانچہ صحابہ نے ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیریں اور ان کے ہاتھ کاٹ ڈالے اور حرّہ (پتھریلے میدان) میں چھوڑ دیئے گئے یہاں تک کہ وہ اسی حال میں تڑپ تڑپ کر

مر گئے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ توخذ من قولہ "فاستوخموا المدینۃ" فانھم لما استوخموا طلبوا الخروج لان امدینہ لم تلائمھم فامرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخروج۔

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۲ مر فی الطھارۃ ص: ۳۶ باقی مواضع کے لئے دیکھیے جلد دوم ص ۱۶۷

تشریح: ملاحظہ فرمائیے جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۲۵۵ تا ۲۵۶

{بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ}

باب ما یذکر فی امر الطاعون

طاعون کے معاملے میں جو صحیح روایات ہیں ان کا بیان

تحقیق و تشریح: علامہ کرمانی وقسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ طاعون ایک پھنسی اور دردناک ورم ہے جس سے بہت سوزش ہوتی ہے۔ عام طور پر اس کو پلیگ کہتے ہیں۔ اس ورم کے اردگرد کبھی سیاہی اور کبھی سرخی پھیل جاتی ہے اور اس ورم سے خفقان قلب اور قے ہوتی ہے۔ یہ طاعون یعنی پلیگ قدیم بیماری ہے، اکثر کتابوں میں کچھ نہ کچھ اس کا ذکر موجود ہے۔ یہ ورم اکثر گردن اور بغل میں ہوتا ہے، یہ انتہائی تباہ کن اور مہلک مرض ہے چنانچہ مقدمہ مسلم شریف میں اس کا ذکر "طاعون جارف" کے الفاظ سے آیا ہے کچھ تفصیل احقر نے نصر المنعم میں کی ہے فمن شاء فلیراجع ثمہ ہاں اگر اسی محلہ یا گاؤں سے باہر کسی باغ میں چلا جائے تو جائز ہے۔ واللہ اعلم

۵۳۴۴ {حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا يُنْكِرُهُ قَالَ نَعَمْ}

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زیدؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی جگہ کے متعلق طاعون کی خبر سن لو (کہ وہاں طاعون کی وبا پھیلی پڑی ہے) تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس سرزمین میں طاعون آئے جہاں تم موجود ہو تو تم وہاں سے نہ نکلو۔ حبیب بن ابی ثابت نے کہا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے پوچھا کیا آپ نے خود یہ حدیث حضرت اسامہؓ سے سنی ہے؟ کہ اسامہؓ (تیرے باپ) حضرت سعدؓ سے بیان کر رہے تھے؟ اور حضرت سعدؓ نے اس کا انکار نہیں کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ من حیث ان فیہ ما ذکر فی الطاعون۔

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۳ ومر الحدیث ص ۴۹۴، ویاتی ص ۱۰۳۲

اللہ ربُّ عزت سے دُعاگوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

٥٣٤٥ {حَدَّثَنا عبدُاللهِ بنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنا مالِكٌ عنِ ابنِ شِهابٍ عن عبدِالحَمِيْدِ بنِ عبدِالرحمٰنِ بن زَيْدِ بنِ الخطابِ عن عبدِاللهِ بنِ عبدِاللهِ بنِ الحارِثِ بنِ نَوفَلٍ عن عبدِاللهِ بنِ عباسٍ أَنَّ عُمَرَ بنَ الخطابِ خَرَجَ إلى الشَّامِ حتى إذا كانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الأَجْنادِ أبو عُبَيْدَةَ بنُ الجَرَّاحِ وأَصْحابُه فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشامِ قال ابنُ عَبّاسٍ فقال عُمَرُ ادْعُ لِي المُهَاجِرِيْنَ الأَوَّلِيْنَ فَدَعَاهُمْ فاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الوَبَاءَ قد وَقَّعَ بالشامِ فاخْتلَفُوا فقال بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ ولا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْه وقال بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النّاسِ وَأَصْحَابُ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ولَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذا الوَبَاءِ فقال ارْتَفِعُوا عَنّي ثُمَّ قال ادْعُ لِي الأَنْصارَ فَدَعَوتُهُم فاسْتَشَارَهُم فسَلَكُوا سَبِيْلَ المُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلافِهِمْ فقالَ ارْتَفِعُوا عَنّي ثُمَّ قال ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هٰهُنا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِن مُهَاجِرَةِ الفَتحِ فَدَعَوتُهم فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُم عَلَيْهِ رَجُلانِ فقالوا نرى أَنْ نَرْجِعَ بِالناسِ وَلَا تُقْدِمَهُم عَلَى هٰذا الوَبَاءَ فنادى عُمَرُ في الناسِ إِنّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَاصْبِحُوا عَلَيْهِ فقال أبو عُبَيْدَةَ بنُ الجَرَاحِ أَفِرَارًا مِن قَدَرِ اللهِ فقال عُمَرُ لو غَيْرُكَ قالَهَا يَا أبا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِن قَدَرِ اللهِ إلى قدرِ اللهِ أرَأَيتَ لو كانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَت وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إحْدَاهُما خصبةٌ وَالأُخرى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ وَإِنَّ رَعَيْتَ الجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ قال فجاءَ عبدُالرحمٰنِ بنُ عَوفٍ و كان مُتَغَيِّبًا في بَعْضِ حاجَتِهِ فقال إنَّ عِندِي لي هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بهِ بِأَرضٍ فَلَا تَقْدمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُم بِهَا فلا تخرجوا فِرَارًا مِنه قال فَحَمِدَ اللهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ}

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ (۱۸ھ میں دورہ کے لئے اور رعیت کے احوال معلوم کرنے کے لئے) شام کی طرف روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب مقام سرغ پر پہنچے تو لشکروں کے امراء ابوعبیدہ بن جراحؓ اور ان کے اصحابؓ آپ سے ملے (حضرت عمرؓ نے شام کا ملک کئی حصوں میں تقسیم کر دیا تھا اور ہر ایک فوج کا ایک سردار مقرر تھا مثلاً خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان وغیرہ) اور ان حضرات نے امیر المومنینؓ کو بتایا کہ شام کی سرزمین میں طاعون کی وباء پھوٹ پڑی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ اس پر امیر المومنین عمرؓ نے فرمایا کہ مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا لاؤ، چنانچہ آپ انھیں بلا لائے تو حضرت عمرؓ نے ان حضرات سے مشورہ کیا (کہ شام جائیں یا مدینہ کو واپس لوٹ جائیں آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟) اور حضرت عمرؓ نے انھیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے تو مہاجرین اولین کی رائیں مختلف ہو گئیں۔ بعض حضرات نے کہا آپ ایک

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

کام کے لئے نکلے ہیں ہم مناسب نہیں سمجھتے ہیں کہ آپ بغیر انجام دیئے واپس ہوں اور بعض حضرات نے کہا آپ کے ساتھ بقیہ لوگ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں (یعنی بڑے بڑے صحابہ کرام جو باقی رہ گئے ہیں ان کا دم قدم غنیمت ہے) ہم مناسب نہیں جانتے ہیں کہ آپ ان کو وبائی ملک میں لے جائیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اچھا اب آپ لوگ میرے پاس سے تشریف لے جائیں (میں نے آپ حضرات کی رائے سن لی) اس کے بعد حضرت عمرؓ نے (مجھ سے) فرمایا: حضرات انصار کو میرے پاس بلالاؤ، میں نے انصار کو بلایا تو حضرت عمرؓ نے ان سے بھی مشورہ کیا تو ان حضرات نے مہاجرین ہی کی روش اختیار کی اور مہاجرین ہی کی طرح ان کی رائیں مختلف ہوگئیں، پھر حضرت عمرؓ نے ان حضرات سے بھی فرمایا: اچھا آپ حضرات میرے پاس سے تشریف لے جائیں، اس کے بعد حضرت عمرؓ نے (مجھ سے) فرمایا اب میرے لیے ان حضرات کو بلاؤ جو فتح مکہ کے مہاجرین میں قریش کے مشائخ میں سے یہاں ہوں۔ میں نے انھیں بلایا (وہ حضرات آئے) تو ان میں دو آدمیوں نے بھی حضرت عمرؓ کے سامنے اختلاف نہیں کیا، چنانچہ سب سے متفقہ طور پر کہا: ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر واپس چلے جائیں اور لوگوں کو اس وباء میں نہ پیش کریں، اس کے بعد حضرت عمرؓ نے لوگوں میں منادی کرادی (اعلان کرادیا) کہ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہو کر (مدینہ منورہ) واپس جاؤں گا تم لوگ بھی صبح کو سوار ہو کر واپس چلو، اس پر حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے کہا: اے عمرؓ کیا اللہ کی تقدیر سے آپ بھاگ رہے ہیں؟ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: کاش! یہ بات آپ کے علاوہ کسی اور نے کہی ہوتی (یعنی آپ جیسے صاحب علم وفضل سے یہ بات مناسب نہیں) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں، اللہ ہی کی تقدیر کی طرف (بلاشبہ حضرت عمر فاروقؓ نے ایسا ہی جواب دیا، جو لاجواب تھا یعنی یہ بھاگنا بھی تقدیر الٰہی ہے کیونکہ کوئی کام دنیا کا نہیں ہوتا جب تک تقدیر میں نہ ہو۔)

اَے ابوعبیدہ بتائیے کہ اگر آپ کے پاس کچھ اونٹ ہوں اور آپ ان اونٹوں کو لے کر کسی ایسی وادی میں جائیں جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز وشاداب اور دوسرا خشک۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ اللہ کی تقدیر سے ہوگا اور اگر خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ آگئے اور وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے۔ انہوں نے فرمایا: اس بارے میں میرے پاس علم ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی سرزمین میں ''وبا'' کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وباء آجائے جہاں تم خود موجود ہو تو اس سے فرار اختیار کرنے کے لئے وہاں سے نکلو بھی نہیں۔ بیان کیا کہ اس پر حضرت عمرؓ نے اللہ کی حمد کی اور وہاں سے (مدینہ) لوٹ گئے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "اذا سمعتم بہ الی آخرہ"

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۳ ویاتی ص ۱۰۳۲، مسلم، نسائی فی الطب

تحقیق وتشریح: "سرغ" بفتح السین المھملہ وسکون الراء وبالغین المعجمۃ منصرفا وغیر منصرف یرموک اور جابیہ کے قریب ایک شہر ہے جس کو حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے فتح کیا تھا۔ یہ مدینہ منورہ سے تیرہ منزل کے فاصلے پر شام کے راستے پر واقع ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مفتوحہ ممالک کا نظم ونسق اور رعایا کا حال معلوم کرنے کے لئے ۱۸ھ بماہ ربیع الآخر یہ سفر کیا تھا جب ''سرغ'' میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر ''عواس'' بفتح العین میں ٹھہرا ہوا ہے اور یہیں چونکہ طاعون پھیلا ہوا تھا اس لیے یہ طاعون عمواس کے نام سے مشہور ہے۔

مزید تفصیل کے لئے عمدۃ القاری، فتح الباری کا مطالعہ کیجیے۔

۵۳۴۶ {حَدَّثَنا عبدُاللهِ بنُ یُوسُف اَخبرنا عنِ ابنِ شِہابٍ عن عبدِاللهِ بنِ عامِرٍ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ اِلی الشّامِ فلمّا کانَ بِسرغ بَلَغَه اَنَّ الوَبَاءَ وَقَعَ بِالشامِ فَاَخبَرَہ عبدالرحمٰنِ بنُ عَوفٍ اَنَّ رسول الله صلی الله علیه و سلم قال اِذَا سَمِعتُم بِهٖ بِاَرضٍ فَلا تَقدَمُوا عَلَیهِ واِذَا وقع بِاَرضٍ وَاَنتُم بِها فَلا تَخرُجُوا فِرَاراً مِنه}

ترجمہ: عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ شام کی طرف روانہ ہوئے جب ’’سرغ‘‘ میں تھے تو ان کو یہ اطلاع ملی کہ شام میں وبا پھوٹ پڑی ہے پھر حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سنو کسی ملک کے متعلق کہ ’’وبا‘‘ ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب وبا ایسی جگہ ہو جہاں تم ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے نکلو بھی نہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ۔

تعدد موضعه: والحدیث ھنا ص ۸۵۳

۵۳۴۷ {حَدَّثَنا عبدُاللهِ بنُ یُوسُف اَخبَرَنا مالِكٌ عن نُعَیمٍ المُجمِرِ عن اَبِی هُرَیرَةَ قال قال رسولُ الله صلی الله علیه وسلم لایَدخُلُ المَدِینَةَ المَسِیحُ والطّاعُونُ}

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں دجّال داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ طاعون۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قوله ’’ولا الطاعون‘‘

تعدد موضعه: والحدیث ھنا ص ۸۵۳ مر الحدیث ص: ۲۵۲، ویاتی ص: ۱۰۵۶

تشریح: اس روایت میں ’’لایدخل المدینۃ المسیح‘‘ یہاں مسیح سے وھی کانا دجال ھے۔ یھی حدیث کتاب الحج، ص ۲۵۲ میں ھے: ولایدخلھا الطاعون ولا الدجال۔

۵۳۴۸ {حَدَّثَنا مُوسَی بنُ اِسمَاعِیلَ قال حَدَّثَنا عبدُ الوَاحِدِ قال حَدَّثَنا عاصِمٌ قال حَدَّثَتنِی حَفصَةُ بِنتُ سِیرِینَ قالت قال لِی اَنَسُ بنُ مَالِكٍ یَحیٰی بِمَا ماتَ قلتُ مِنَ الطاعونِ قال قال رسولُ الله صلی الله علیه و سلم الطّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسلِمٍ}

ترجمہ: حفصہ بنت سیرین نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت انس بن مالکؓ نے پوچھا کہ (تیرے بھائی) یحییٰ بن سیرین کا کس بیماری میں انتقال ہوا؟ میں نے کہا طاعون میں، حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ۔

تعدد موضعه: والحدیث ھنا ص ۸۵۳ مر الحدیث ص ۳۹۷

۵۳۴۹ {حَدَّثَنا اَبُو عَاصِمٍ عن مالِكٍ عن سُمَیٍّ عن اَبِی صالِحٍ عن اَبِی هُرَیرَةَ عنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه و سلم قال المَبطُونُ شَهِیدٌ

وَالمَطعُونُ شَهِيدٌ}

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی پیٹ کے عارضہ سے مرے وہ شہید ہے اور جو طاعون (پلیگ) میں مرے وہ شہید ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "والمطعون شھید"

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۳ و مر الحدیث ص ۹۰، و ص ۱۰۰، و ص ۳۹۷

{بَابُ أَجرِ الصَّابِرِ فِی الطَّاعُونِ}

طاعون میں صبر کرنے والے کا اجر ولو لم یصبہ (قس)

۵۳۵۰ {حَدَّثَنا إِسحاقُ قال أَخبَرَنا حَبَّانُ قال أَخبَرَنا دَاودُ بنُ أَبِی الفُرَاتِ قال حَدَّثَنا عبدُ اللهِ بنُ بُرَیدَۃَ عن یَحیَی بنِ یَعمَرَ عن عائِشَۃَ زَوجِ النَّبِی صلی الله علیه و سلم أَنَّھا أَخبَرَتنَا أَنَّھا سَأَلَت رَسولَ الله صلی الله علیه وسلم عنِ الطَّاعُون فَأَخبَرَھَا نَبِی اللهِ صلی الله علیه و سلم أَنَّه کَانَ عَذَابًا یَبعَثهُ الله علی مَن یَشاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحمَةً لِلمُؤمِنِینَ فلَیسَ مِن عبدٍ یَقَعُ الطّاعُونُ فَیمکُثُ فی بَلَدِه صابِرا یَعلَمُ أَنّه لَن یُصِیبَهٖ إِلَّا مَا کَتَبَ اللهُ لَه إِلَّا کان لَهُ مِثلُ أَجرِ الشَّھِیدِ تَابَعَهُ النَّضرُ عَن داودَ}

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپؓ نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا (کہ یہ کیا بیماری ہے؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب تھا۔ اللہ تعالیٰ جن بندوں پر چاہتا بھیجتا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مسلمانوں کے لئے رحمت بنادیا، اس لیے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کے شہر میں طاعون آئے اور وہ اس یقین کے ساتھ وہیں ٹھہرا رہے کہ جو اللہ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہی ہوگا مگر اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔ اس حدیث کی متابعت نضر نے داؤد سے کی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ توخذ من قولہ "فلیس من عبد الی آخرہ"

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۳ تا ۸۵۴ و مر الحدیث ص ۴۹۴، و یاتی ص ۹۷۹

{بَابُ الرُّقٰی بِالقُرآنِ وَالمُعَوِّذَاتِ}

قرآن مجید اور معوذات (سورہ فلق اور ناس اور سورہ اخلاص) پڑھ کر دم کرنا

تحقیق و تشریح: "الرّقٰی" بضم الراء وفتح القاف مقصورا جمع رقیۃ بسکون القاف ای التعویذ۔ "بالقران والمعوذات" بکسر الواو المشددۃ الفلق والناس والاخلاص من باب تسمیۃ التغلیب او جمع اعتبارا بان اقل الجمع اثنان۔ (قس)

۵۳۵۱ {حَدَّثَنا اِبرَاهِیمُ بنُ مُوسیٰ قال اَخبَرَنا هِشَامٌ عن مَعمَرٍ عنِ الزُّهرِیِ عن عُروَةَ عن عائِشَةَ اَنَّ النَّبی صلی الله علیه وسلم کانَ یَنفِثُ عَلٰی نَفسِه فی المَرَضِ الَّذِی ماتَ فیهِ بِالمُعَوِّذاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ کُنتُ اَنفِثُ عَلَیهِ بِهِنّ وَامسَحُ بِیَدَ نفسه لِبَرَکَتِهَا فسَالتُ الزُّهرِی کَیفَ یَنفِثُ قال کان یَنفِثُ علٰی یَدَیهِ ثُمَّ یَمسَحُ بِهِمَا وَجهَه}

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے مرض الوفات میں معوذات پڑھ کر دم کرتے (پھونکتے) تھے پھر جب (بیماری کی شدت کی وجہ سے) آپ کے لئے دشوار ہوگیا تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی اور برکت کے لئے آپ کا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھی۔ معمر نے کہا کہ میں نے امام زہری سے پوچھا کہ آنحضور ﷺ کس طرح دم کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر پھیرتے تھے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "بالمعوذات"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۴ مر الحديث ص ۶۳۹، و ص ۷۵۰، ویاتی، ص ۸۵۶

مقصد وتشریح: مطالعه کیجیے جلد هشتم کتاب المغازی ص ۵۳۱

{بابُ الرُّقٰی بِفاتِحَةِ الکِتابِ}

ویُذکَرُ عن ابنِ عباسٍ عنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم

سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا

اور اس باب میں حضرت ابن عباسؓ کی ایک حدیث نبی اکرم ﷺ سے ہے جو آگے موصولا مذکورہ ہوگی۔

۵۳۵۲ {حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ بَشّارٍ حدَّثَنا غُندَرٌ حدَّثَنا شُعبَةُ عن اَبِی بِشرٍ عن اَبِی المُتَوَکِّلِ عن اَبِی سَعِیدٍ الخُدرِیّ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِی صلی الله علیه و سلم اَتَوا عَلٰی حَیٍّ مِنْ اَحیاءِ العَرَبِ فَلَمْ یَقْرُوهُمْ فَبَیْنَمَا هُمْ کَذٰلِكَ اِذْ لُدِغَ سَیِّدُ اُولٰئِكَ فقالوا هَلْ مَعَکُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْ رَاقٍ فقالوا نَعَمْ اِنَّکُمْ لَمْ تَقْرُونا وَلَا نَفْعَلُ حتی تَجْعَلُوا لَنا جُعْلا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِیعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ یَقْرَاُ بِاُمِّ القُرآنِ وَیَجمَعُ بُزَاقَه وَیَتْفِلُ فَبَرَا فَاَتَوا بِالشَّاءِ فقالوا لا نَاخُذُه حتی نَسْاَلَ النَّبِیَّ صلی الله علیه و سلم فَسَاَلُوهُ فَضَحِكَ وقال وَمَا اَدرَاكَ اَنَّها رُقیَةٌ خُذُوهَا وَاضرِبُوا لِی بِسَهمٍ}

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے چند صحابہ عرب کے ایک قبیلہ میں گئے انھوں نے (دستور کے مطابق) ان کی

ضیافت نہیں کی، اسی دوران میں اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا (اب یہ لوگ پریشان ہو کر دوڑے صحابہؓ کے پاس آئے) اور کہنے لگے کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دوا یا کوئی جھاڑنے والا ہے؟ صحابہ نے فرمایا ہاں ہے لیکن تم لوگوں نے ہماری ضیافت نہیں کی اور اب ہم اس وقت تک نہیں جھاڑیں گے جب تک تم ہمارے لئے اس کی اجرت نہ مقرر کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریاں (یعنی تیس بکریاں) دینی منظور کر لیں۔ اب حضرت ابوسعید خدریؓ سورہ فاتحہ پڑھنے لگے اور اس پر دم کرنے میں منھ کا تھوک بھی اس جگہ پر ڈالنے لگے (جیسا کہ دم کرنے میں اکثر تھوک کے چھینٹے بھی پڑ جاتے ہیں) پھر وہ سردار اچھا ہو گیا تو قبیلہ والے بکریاں لے کر آئے لیکن صحابہ نے کہا کہ جب تک ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے۔ پھر صحابہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے؟ تم بکریاں (شوق سے) لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فجعل يقرأ بأم القرآن وهي الفاتحة"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۴ ومر الحديث ص ۳۰۴، وص ۷۴۹۔ باقی مواضع کے لئے جلد ۶ ص ۱۹۵ دیکھیے۔

تشریح: مطالعہ کیجیے نصر الباری ج ۶۔ ص ۱۹۵

معلوم ہو جائے گا کہ تعویذ لکھ کر اجرت لینا بلا کراہت جائز ہے۔

{بَابُ الشَّرطِ فى الرُّقيةِ بِقَطِيعٍ مِنَ الغَنَمِ}

جھاڑنے (دم کرنے) میں بکریوں کی شرط کا بیان

۵۳۵۳ {حدَّثنا سِيدَانُ بنُ مُضَارِبٍ اَبُو محمَّدٍ الباهِلِيُّ قال حَدَّثنا اَبُو مَعشَرٍ يُوسُفُ بنُ يَزِيدَ البَرَّاءُ قال حَدَّثنِي عُبَيدُاللهِ بنُ الاَخنَسِ اَبُو مالِكٍ عن ابن اَبِي مُلَيكَةَ عنِ ابنِ عباسٍ اَنَّ نَفَرًا مِن اَصحابِ رسول الله صلى الله عليه وسلم مَرُّوا بماءٍ فِيهِم لَدِيغٌ اَو سَلِيمٌ فَعرَضَ لَهُم رَجُلٌ مِن اَهلِ الماءِ فقال هَل فِيكُم مِن رَاقٍ اِنّ فى المَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا اَو سَلِيمًا فانطَلَقَ رَجُلٌ مِنهم فقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ عَلى شَاءٍ فَبَرَاَ فَجاءَ بِالشَّاءِ اِلى اَصحَابِه فكَرِهُوا ذٰلِكَ وقالوا اَخذتَ عَلى كتابِ اللهِ اَجرًا حتى قَدِمُوا المَدِينَةَ فقالوا يا رسولَ اللهِ اَخذَ عَلى كتابِ اللهِ اَجرا فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم اِنَّ اَحقَّ مَا اَخذتُم عَلَيهِ اَجرًا كتابُ اللهِ}

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ ایک پانی کے (چشمہ) پر پہنچے، ان (چشمہ والوں میں) ایک شخص تھا جس کو بچھو نے کاٹا تھا (لديغ ضربته العقوب) "او سليم" شك من الراوى وهو بمعنى الاول) پھر ان چشمہ والوں میں سے ایک شخص ان صحابہؓ کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی جھاڑنے والا ہے، اس چشمہ پر ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا ہے تو صحابہ کی جماعت میں سے ایک صاحب (ابوسعید خدریؓ) گئے اور چند بکریوں کی شرط پر سورہ فاتحہ پڑھی، وہ اچھا ہو گیا تو وہ صاحب (ابوسعید خدریؓ) بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

تو ساتھیوں نے اس کو ناپسند کیا اور ساتھیوں نے کہا آپ نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے؟ یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ مدینہ منورہ آئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سب سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "فقرأ بفاتحۃ الکتاب علی شاء"

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۴

مختصر تشریح: ارشاد نبوی "ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ" اس سے بعض حضرات استدلال کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی تعلیم پر اس طرح قرأت قرآن پر (مثلاً تراویح) پر اجرت لینا جائز ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے البتہ قرآن مجید کی آیت یا سورہ پڑھ کر یا لکھ کر جھاڑنے، تعویذ دینے پر اجرت لینا بیشک جائز ہے جیسا کہ اس حدیث پاک سے سورہ فاتحہ سے دَم کرنے، جھاڑنے پر اجرت کا جواز معلوم ہوا۔

{بابُ رُقیۃِ العَینِ}

نظر لگ جانے کی صورت میں دَم کرنے کا بیان

۵۳۵۴ {حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ کَثِیرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفیَانُ قَالَ حَدَّثَنِی مَعبَدُ بنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعتُ عبدَاللّٰہِ بنَ شَدَّادٍ عن عائِشَۃَ قَالَت اَمَرَنِی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَو اَمَرَ اَن یُستَرقیٰ مِنَ العَینِ}

ترجمہ: حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا، یا (شک من الراوی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نظر لگ جانے پر کسی دم کرنے والے کو بلایا جائے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ۔

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۴ واخرجہ مسلم، نسائی، ابن ماجہ فی الطب۔

۵۳۵۵ {حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ خَالِدٍ قال حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ وَھبِ بنِ عَطِیَّۃَ الدِّمَشقِیُّ قال حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ حَربٍ قال حدَّثنا مُحَمَّدُ بنُ الوَلِیدِ الزُّبَیدِیُّ قال اَخبَرَنَا الزُّھرِیُّ عن عُروَۃَ بنِ الزُّبَیرِ عن زَینَبَ بِنتِ اَبِی سَلَمَۃَ عن اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ و سلم رَاٰی فی بَیتِھَا جَارِیَۃً فی وَجھِھَا سَفعَۃً فقال استَرقُوا لَھَا فَاِنَّ بِھَا النَّظرَۃُ ـــ تابَعہ عبدُاللّٰہ بنُ سَالِمٍ عنِ الزُّبَیدِی وقال عُقَیلٌ عنِ الزُّھرِیِّ اَخبَرَنِی عُروَۃُ عنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم}

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر دھبہ تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے دَم کرنے والے کو بلاؤ، اس لیے کہ اس کو نظر لگ گئی ہے۔ اس روایت کی متابعت عبداللہ بن سالم نے زبیدی کے واسطہ سے کی اور عقیل بن خالد نے کہا ان سے زہری نے زہری نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی آخر الحدیث ای فی قولہ "فان بھا النظرۃ"

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۴

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

{بابُ العَیْنُ حَقٌّ}

نظر کا لگنا حق ہے (یعنی سچ ہے)

۵۳۵۶ {حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بنُ نَصْرٍ حدَّثَنا عبدُالرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَّامٍ عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ عن النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قال العَیْنُ حَقٌّ وَنَهَی عن الوَشْمِ}

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر لگنا حق ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے سے منع فرمایا۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة۔

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۴ و یاتی الحديث ص ۸۷۹، و ص ۸۷۹

تشریح: اس حدیث سے ان بعض بدعتیوں کا رد ہو گیا جو نظر کے اثر سے انکار کرتے ہیں۔

{بابُ رُقیَةِ الحَیَّةِ و العَقرَبِ}

سانپ اور بچھو کے کاٹنے پر دم کرنے کا بیان

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو سانپ کاٹ لے یا بچھو ڈنک مارے تو اس پر دم کرنا مشروع ہے۔

۵۳۵۷ {حَدَّثَنا مُوسَی بنُ اِسْمَاعِیلَ حدَّثَنا عبدُالوَاحِدِ حدَّثَنا سُلَیْمانُ الشَّیْبَانِیُّ قال حَدَّثَنا عبدُالرَّحْمٰنِ بنُ الاَسْوَدِ عن اَبِیْهِ قَال سَاَلْتُ عائِشَةَ عنِ الرُّقْیَةِ مِنَ الحُمَةِ فقالَتْ رَخَّصَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم الرُّقْیَةَ مِن کُلِّ ذِیْ حُمَةٍ}

ترجمہ: اسود بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے زہریلے جانور کے کاٹنے پر جھاڑنے کے متعلق پوچھا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں جھاڑنے (دم کرنے) کی اجازت دی ہے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "الرقية من کل ذی حُمَةٍ"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۴ واخرجه مسلم والنسائی فی الطب

تحقیق و تشریح: "حُمَة" بضم الحاء المهملة و تخفیف المیم بعدها هاء

"رخص" علامہ عینیؒ فرماتے ہیں مشعر بانه کان منهیا ولعله نهاهم عنها الخ (عمده)

خلاصہ یہ ہے کہ رخص کا لفظ بتلا رہا ہے کہ جھاڑ پھونک (منتر) پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا تھا چونکہ عہد جاہلیت میں جھاڑ پھونک کے کلمات شرک و کفر پر مشتمل تھے۔ اکثر مشرکانہ منتر سے جھاڑتے تھے اس لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا تھا پھر بعد میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی آیات و احادیث کے کلمات سے دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

{بَابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم}

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دم کرنا

۵۳۵۸ {حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثَنَا عبدُ الوارِثِ عن عبدِ العَزِيزِ قال دَخَلْتُ أنا و ثابِتٌ على أنَسِ بنِ مَالِكٍ فَقال ثَابِتٌ يَا أبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فقال أنَسٌ ألَا أرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رسولِ الله صلى الله عَلَيْه و سَلَّمَ قال بَلَى قَال اللّٰهُمَّ رَبَّ النَاسِ مُذْهِبَ البَأْسِ اشْفِ أنْتَ الشَّافِي لا شَافِيَ إلَّا أنتَ شِفَاءً لايُغَادِرُ سَقَمًا}

ترجمہ: عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں اور ثابت بنانی حضرت انس بن مالک ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ثابت نے کہا: اَے ابوحمزہ (کنیة انس بن مالک ؓ) میں بیمار ہو گیا ہوں تو حضرت انس ؓ نے فرمایا: کیا میں تم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا پڑھ کر دم نہ کروں؟ ثابت نے عرض کیا ضرور کیجیے۔انس ؓ نے کہا (یعنی یہ دعا پڑھی اللّٰھُمّ ربّ الناس الخ) اَے اللہ لوگوں کے پروردگار تکلیف کو دور کرنے والے شفا دے (تندرستی عطا فرما) تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شافی نہیں (ایسی شفا عطا فرما) کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۵ واخرجه ابوداؤد في الطب، والترمذي في الجنائز والنسائي في اليوم والليلة۔

۵۳۵۹ {حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَلِيٍّ قال حدَّثَنا يَحْيَى حدَّثَنا سُفْيَانُ قال حدَّثَنِي سُلَيمانُ عن مُسْلِمٍ عن مَسْرُوقٍ عن عائِشَةَ أنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه و سلم كان يُعَوِّذُ بَعْضَ أهْلِه يَمْسَحُ بِيَدِهِ اليُمْنٰى وَيقولُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أذْهِبِ البَاسَ وَاشْفِهِ وَأنْتَ الشَّافِي لاشِفَاءَ إلَّا شِفاءُكَ شِفَاءً لايُغَادِرُ سَقَمًا ــــ وقال سُفيانُ حدَّثتُ بِه مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عن إبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عن عائِشَةَ نَحْوَهُ}

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر کے بعض (بیماروں) پر یوں تعویذ کرتے کہ (درد کے مقام پر) اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے اور پڑھتے اللھم رب الناس الخ یا اللہ لوگوں کے پانے والے تکلیف کو دور کر دے اور اس کو تندرستی عطا فرما، تو ہی تندرستی دینے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا حقیقی نہیں، ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری نہ رہے۔

اور سفیان ثوری نے کہا: میں نے یہ حدیث منصور بن معتمر سے بیان کی تو انہوں نے ابراہیم نخعی کے واسطے سے مجھ سے بیان کی۔ انھوں نے مسروق سے انھوں نے عائشہ ؓ سے اسی طرح۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة۔

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۵ مر الحديث ص ۸۴۷ ويأتي ص ۸۵۵، و ص ۸۵۶، واخرجه مسلم في الطب واخرجه

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

النسائی فیہ وفی الیوم واللیلۃ۔

۵۳۶۰ {حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ قال حدَّثَنَا النَّضْرُ عن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قال اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عن عائِشَةَ اَنَّ رسولَ الله صلی الله علیه وسلم کان یَرْقِیْ یقولُ اَمْسَحِ الباْسَ رَبَّ الناسِ بِیَدِكَ الشِّفَاءُ لا کاشِفَ لَه اِلَّا اَنْتَ}

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دَم کیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے تکلیف کو دور کردے اے لوگوں کے پروردگار تیرے ہی قبضہ میں شفا ہے تیرے سوا تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ۔

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص۸۵۵ ومر الحدیث ص۸۴۷، و ص۸۵۵، ویاتی ص۸۵۶

۵۳۶۱ {حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عبدِالله قال حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قال حَدَّثَنِیْ عبدُ رَبِّه بْنُ سَعِیْدٍ عن عَمْرَةَ عن عائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه و سلم کَانَ یَقولُ لِلْمَرِیْضِ بِسْمِ الله تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِیْقَةُ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا}

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے لیے یہ دعا پڑھتے تھے (یہ دعا پڑھ کر مریض پر دم کرتے تھے) بسم اللہ الخ اللہ کے نام سے شفا طلب کر رہا ہوں، ہمارے زمین کی مٹی اور ہمارے بعض کے تھوک سے (بحکم پروردگار) ہمارا مریض شفا پائے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ۔

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص۸۵۵ ومر الحدیث ص۸۴۷، و ص۸۵۵، ویاتی ۸۵۶

تحقیق و تشریح: "تربةُ ارضنا" مرفوع علی انه خبر مبتدأ محذوف ای ھذہ تربة ارضنا او ھذا المریض (عمدہ) وریقة ارضنا: وفی روایة بریقة ارضنا خبر ثان۔ "یُشْفٰی سَقِیْمُنَا" بضم التحتیة وفتح الفاء علی بناء المجھول و "سقیمنا" رفع نائب عن الفاعل۔ وفی روایة یَشْفِی بفتح اوله و کسر الفاء وسقیمَنا نصب علی المفعولیة۔

تشریح: امام نوویؒ نے فرمایا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب مبارک کلمہ کی انگلی پر لگا کر اس کو زمین پر رکھتے جب کچھ مٹی چپک جاتی پھر تکلیف کی جگہ پر انگلی رکھ کر یہ دعا مذکور پڑھتے۔ مزید بحث کے لئے عمدہ و فتح پڑھیے۔

۵۳۶۲ {حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ قال اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عبدِرَبِّه بْنِ سَعِیْدٍ عن عَمْرَةَ عن عائِشَةَ قالت کَانَ النَّبِیُّ صلی الله علیه و سلم یقولُ فی الرُّقْیَةِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِیْقَةُ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا}

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مریض پر دم کرنے کے لئے یہ پڑھتے تھے بِسْمِ الله تربة ارضنا الخ بسم اللہ یہ ہمارے زمین کی مٹی اور ہمارے بعض کے تھوک سے ہمارا مریض بحکم پروردگار شفا پائے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ۔ وھذا طریق آخر فی الحدیث السابق۔

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

تعدد موضعه: والحدیث ھنا ص ۸۵۵، حدیث سابق دیکھیے۔

{بَابُ النَّفثِ فِی الرُّقیَةِ}

جھاڑنے میں پھونک مارنا

تحقیق وتشریح: علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: ھذا باب فی بیان جواز النفث بفتح النون و سکون الفاء وبالثاء المثلثة فی الرقیة وفیہ رد علی من کرہ النفث فیھا کالاسود بن یزید التابعی۔ (عمدہ)

۵۳۶۳ {حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ مَخلَدٍ قال حَدَّثَنَا سُلَیمانُ عن یَحیَی بنِ سَعِیدٍ قال سَمِعتُ اَبَا سَلَمَةَ قال سَمِعتُ اَبَا قَتَادَةَ یقولُ سَمِعتُ النَّبِیَّ صلی الله علیه و سلم یقول الرُّؤیا مِنَ الله وَالحُلُمُ مِنَ الشَّیطان فإذَا رَآی اَحَدُکُم شَیئاً یَکرَھُهُ فَلیَنفِث حِینَ یَستَیقِظُ ثَلاث مَرَّاتٍ وَیَتَعَوَّذُ مِن شَرِّھَا فَإنَّھَا لاتَضُرُّہ وقال اَبُو سَلَمَة وإنّ کُنتُ لَاَرَی الرُّؤیا اَثقَلَ عَلَیَّ مِنَ الجَبَلِ فَمَا ھُوَاِلَّا اَن سَمِعتُ ھٰذَا الحَدِیثَ فَمَا اُبَالِیھَا}

ترجمہ: ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آنحضور ﷺ نے فرمایا (صالح) خواب اللہ کی طرف سے ہے اور حُلم (بضم اللام وسکونھا، ناپسندیدہ خواب جس میں گھبراہٹ ہو) شیطان کی طرف سے ہے تو جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو جاگتے ہی تین مرتبہ (بائیں طرف) پھونک مارے (یعنی تھوکے) اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے تو اس خواب سے اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔

اور ابوسلمہ نے بیان کیا کہ پہلے اگر میں ایسا خواب دیکھتا تھا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ گراں گذرتا تو جب سے میں نے یہ حدیث سنی (اور اس پر عمل کرنے لگا) تو اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "فلینفث" حافظ عسقلانیؒ فرماتے ھیں ھو المراد من الحدیث المذکور فی ھذہ الترجمة الخ (فتح)

اس پر علامہ عینیؒ کا تعقب دیکھنا ہو تو عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجیے۔

تعدد موضعه: والحدیث ھنا ص ۸۵۵ ومر الحدیث ص ۴۶۵ ویاتی ص ۱۰۳۴، و ص ۱۰۳۵، و ص ۱۰۳۶، و ص ۱۰۳۷، وص ۱۰۴۳، واخرجه مسلم، ابوداؤد، والنسائی فی الرؤیا وابن ماجه فی الدیات۔

۵۳۶۴ {حَدَّثَنَا عَبدُالعَزِیزِ بنُ عَبدُالله الاُوَیسِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیمَانُ عن یُونُسَ عَنِ ابنِ شِھابٍ عَن عُروَةَ بنِ الزُّبَیرِ عَن عَائِشَةَ قَالَت کَانَ رَسُولُ الله صلی الله علیه و سلم اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهِ نَفَثَ فی کَفَّیهِ بِقُل ھُوَالله اَحَدٌ وبِالمُعَوَّذَتَینِ جَمِیعًا ثُمَّ یَمسَحُ بِھِمَا وَجهَه وَمَا بَلَغَت یَدَاهُ مِن جَسَدِهٖ قالت عائِشَة فَلَمَّا اشتَکٰی کَانَ یَامُرُنِی اَن اَفعَلَ ذٰلِكَ بِه قال یُونُس کُنتُ اَرَی ابنَ شِھَابٍ یَصنَعُ ذٰلِكَ اِذَا

اَتَیٰ اِلَیٰ فِرَاشِهٖ}

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر (آرام کرنے کے لیے) آتے تو قل ھو اللہ احد اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) سب پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر دم کرتے پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر اور جسم کے جس حصہ تک پہنچ پاتا پھیرتے۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا پھر جب آپ بیمار ہوئے (یعنی مرض موت میں) تو مجھ کو اسی طرح کرنے کا حکم دیتے تھے، یونس نے کہا میں نے ابن شہاب کو بھی دیکھا کہ جب وہ اپنے بستر پر جاتے تو اسی طرح کرتے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة۔

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ٨٥٥ ويأتي ص ٩٣٥ ايضا مر في المغازي ص ٦٣٩، واخرجه مسلم في الطب۔

تشریح: مطالعہ کیجیے جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۵۳۱

٥٣٦٥ {حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللهِ إِنِّي لَرَاقٍ وَلَكِنْ وَاللهِ لَقَدْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفُوهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَصَبْتُمْ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ}

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ (تیس صحابہ) ایک سفر کے لئے روانہ ہوئے جسے انھیں طے کرنا تھا پھر ان حضرات نے عرب کے ایک قبیلہ میں پڑاؤ کیا اور چاہا کہ قبیلہ والے انھیں مہمان بنالیں لیکن ان لوگوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا (یعنی میزبانی نہیں کی) پھر اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا اور ان لوگوں نے ہر ممکن کوشش کی لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو ان قبیلے والوں میں سے بعض نے کہا ان لوگوں کے پاس چلو جو تمہارے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو۔ چنانچہ قبیلے والے صحابہ کرام کے پاس آئے اور صحابہ سے کہنے لگے: اے جماعت والو ہمارے سردار کو ڈس لیا گیا ہے (بچھو نے کاٹ لیا ہے) اور ہم نے اس کے لئے ہر ممکن کوشش کی مگر کسی چیز نے نفع نہیں دیا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ علاج ہے؟ تو ان صحابہ میں سے ایک صحابی (حضرت ابو سعید خدریؓ) نے فرمایا ہاں خدا کی قسم میں جھاڑتا ہوں لیکن بخدا

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

ہم نے تم لوگوں سے کہا تھا کہ ہمیں مہمان بنالو لیکن تم لوگوں نے ہمیں مہمان نہیں بنایا، اس لیے میں بھی تمھیں اس وقت تک نہیں جھاڑ پھونک کروں گا جب تک تم ہمارے لیے کچھ اجرت (معاوضہ) نہ مقرر کردو۔ آخر بکریوں کے ایک ریوڑ (تیس بکریوں) پر ان لوگوں نے معاملہ طے کرلیا چنانچہ یہ صحابہ (ابوسعیدؓ) گئے اور سورہ فاتحہ پڑھ کر پھونکنے لگے (اس طرح کہ پھونکتے وقت تھوک کی چھینٹیں نکلتی تھیں) اب وہ بالکل اچھا ہوگیا جیسے کوئی رسی سے بندھا ہوا ہو اور کھول دیا جائے وہ چلنے لگا اور اسے کوئی تکلیف نہیں رہی پھر قبیلہ والوں نے معاہدہ کے مطابق صحابی کی اجرت ادا کردی (یعنی تیس بکریاں صحابہ کے حوالہ کیں) پھر بعض صحابہ نے کہا اسے تقسیم کرلو لیکن جنھوں نے جھاڑا تھا وہ کہنے لگے ابھی ایسا نہ کرو یہاں تک کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سارا واقعہ بیان کریں اور دیکھیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں چنانچہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ بیان کیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھیں کیسے معلوم ہوا تھا کہ سورہ فاتحہ تعویذ ہے؟ تم نے ٹھیک کیا تقسیم کرلو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فجعل يتفل ويقرأ الخ

تعدد موضعه: والحديث هنا ص۸۵۵ تا ۸۵۶ ومر الحديث ص۳۰۴ و ص۷۴۹

تشریح: مطالعہ کیجیے جلد ۶ ص ۱۹۵، اور مقصد کے ساتھ تعویذ کی اجرت کا مسئلہ ضرور پڑھ لیجیے۔

{بَابُ مَسْحِ الرَّاقِي فِي الْوَجَعِ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى}

تکلیف میں دَم کرنے والے کا اپنا دایاں ہاتھ پھیرنا

۵۳۶۶ {حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ بِيَمِيْنِهِ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي الاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَايُغَادِرُ سَقَمًا فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُوْرٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ}

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے گھر کے) بعض افراد پر دم کرتے وقت اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے (اور یہ دعا پڑھتے تھے) اے لوگوں کے پروردگار تکلیف کو دور کردے اور تندرستی عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا وہی ہے جو تیری طرف سے ہو، ایسی شفا کہ بیماری (تکلیف) ذرا بھی باقی نہ رہے، سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے اس حدیث کی طرح نقل کی۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ويمسحه بيمينه"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص۸۵۶ ومر الحديث ص۸۴۷، و ص ۸۵۵

{بَابُ الْمَرْأَةِ تَرْقِي الرَّجُلَ}

عورت کے بارے میں جو مرد پر دم کرے

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

۵۳۶۷ {حَدَّثَنِي عبدُاللهِ بنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ قال حدَّثَنا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عن عُرْوَةَ عن عَائِشَةَ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَنْفِثُ علٰى نَفْسِه فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذاتِ فلمَّا ثَقُلَ كُنْتُ اَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَاَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِه لِبَرَكَتِها فَسَأَلْتُ ابنَ شِهَابٍ كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ قال يَنْفِثُ علٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ}

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں معوذات پڑھ کر اپنے آپ پر پھونکتے (دم کرتے) تھے پھر جب (مرض کی شدت کی وجہ سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ دشوار ہوگیا تو میں ان ہی سورتوں کو پڑھ کر دم کرتی تھی اور برکت کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر پھیرتی تھی۔ معمر نے کہا کہ میں نے ابن شہاب سے پوچھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح دم کرتے تھے؟ انھوں نے بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اپنے ہاتھوں پر پھونکتے پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر پھیرتے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كنت انفث عليه بهن"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۶ ومر الحديث ص ۶۳۹، وص ۷۵۰، وص ۸۵۴، وص ۸۵۵

{بابُ مَنْ لَمْ يَرْقِ}

"من لم يرق" بفتح الياء وكسر القاف على صيغه المعلوم،

وبضم الياء وفتح القاف على صيغة المجهول (عمده)

جس نے دم نہیں کیا، یعنی تعویذ، جھاڑ پھونک استعمال نہیں کیا

۵۳۶۸ {حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنا حُصَيْنُ بنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بنِ عبدِالرَّحْمٰنِ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عن ابنِ عبّاسٍ قال خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يومًا فقال عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ وَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ هٰذا مُوْسٰى فِي قَوْمِهِ ثُمَّ قِيْلَ لِي انْظُرْ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ لِي انْظُرْ هٰكَذا وَهٰكَذا فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ هٰؤُلاءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَتَذَاكَرَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقالوا اَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ وَلٰكِنْ هٰؤُلاءِ هُمْ اَبْنَاؤُنَا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فقام عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فقال اَمِنْهُمْ اَنَا يَا رسولَ اللهِ قال نَعَمْ فقامَ آخَرُ فقال اَمِنْهُمْ اَنَا يَا رسولَ اللهِ فَقَال سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ}

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ (خواب میں) مجھ پر تمام امتیں پیش کی گئیں،

بعض نبی گذرتے جن کے ساتھ صرف ایک آدمی تھا (یعنی ایک ہی شخص ان کی امت اور ایمان لانے والا تھا) اور بعض نبی گذرتے جن کے ساتھ دو شخص ہوتے اور بعض نبی کے ساتھ دس سے کم یا چالیس سے زیادہ گذرتے رہے اور بعض نبی ایسے تھے کہ جن کے ساتھ ایک شخص بھی نہ تھا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا۔ میں نے سمجھا کہ یہ میری امت ہوگی لیکن مجھ سے کہا گیا (یعنی فرشتوں نے کہا) یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں اپنی امت کے ساتھ۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ دیکھو تو میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے آسمان کو ڈھانک لیا تھا پھر مجھ سے کہا گیا، ادھر دیکھیے تو میں نے دیکھا کہ بہت سی جماعتیں ہیں جنھوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا ہے تو کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے (ظاہر ہے کہ بڑے بڑے اولیاء کاملین ہوں گے) پھر صحابہ متفرق ہو گئے اور آنحضور ﷺ نے اس کی وضاحت نہیں کی (کہ یہ ستر ہزار کون حضرات ہوں گے) اب نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے آپس میں گفتگو شروع کی اور کہنے لگے ہم لوگ تو شرک اور کفر میں پیدا ہوئے لیکن (بعد میں) ہم اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے لیکن یہ ستر ہزار ہمارے بیٹے ہوں گے (جو پیدائش سے ہی مسلمان ہیں) پھر یہ خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) فال نہیں نکالتے (یعنی فال پر اعتقاد نہیں رکھتے) نہ جاہلیت کے منتر سے جھاڑ پھونک کرتے اور نہ داغ لگاتے بلکہ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان (ستر ہزار) میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں پھر ایک دوسرے صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی ان میں سے ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لا يسترقون"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۶ مر الحديث ص ۴۸۴، و ص ۸۵۰، و يأتي ص ۹۵۸، و ص ۹۶۸

تشریح: خلاصہ یہ ہے وہ جھاڑ پھونک اور تعویذ ممنوع و ناجائز ہے جو کلمات شرک و کفر پر مشتمل ہو، نیز ایسے کلمات جس کے معنی معلوم نہ ہوں وہ بھی ممنوع ہیں لیکن جو قرآنی آیات اور حضور اقدس ﷺ سے منقول دعاؤں کے ذریعہ ہو وہ بلا کراہت جائز بلکہ بسا اوقات مستحب ہے۔ واللہ اعلم

{بَابُ الطِّيَرَةِ}

بدشگونی کا بیان

"الطِيَرَة" بكسر الطاء المهملة و فتح التحتية التشاؤم بالشي (قس)

زمانہ جاہلیت میں جب لوگ کسی ضرورت سے سفر کرتے گھر سے باہر نکلنے پر اگر پرندہ کو دیکھا داہنے طرف اڑے تو نیک فال سمجھتے اور سفر جاری رکھتے لیکن اگر پرندہ کو بائیں طرف اڑتے دیکھتے تو بدشگونی اور منحوس سمجھ کر واپس لوٹ جاتے

فابطله الشرع نیز آج بھی کچھ لوگ اس جہالت و حماقت میں مبتلا ہیں کہ اگر سفر کے وقت کوئی چھینک دے تو منحوس سمجھ کر لوٹ جاتے ہیں ان جہالتوں اور حماقتوں کی کوئی حقیقت نہیں۔

علامہ قسطلانیؒ لکھتے ہیں: **من عرض له من هذه الطيرة شيء فليقل اللّهم لا طير الّا طيرك ولا خير الا خيرك ولا اله غيرك (قس)**

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

۵۳۶۹ {حَدَّثَنَا عبدُاللهِ بنُ محمَّدٍ قالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بنُ عُمَرَ اَخبَرَنَا يُونُسُ عنِ الزُّهرِيِ عن سَالِمٍ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ رَسولَ الله صلى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّوْمُ فِي ثَلاثٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ}

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تعدیہ نہیں ہے (یعنی امراض میں چھوت وتعدیہ کی کوئی اصل نہیں ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کولگ جائے)

''ولاطیرۃ'' اور بدشگونی (بدفالی) کوئی چیز نہیں اور نحوست (اگر ہوتی تو) صرف تین چیزوں میں ہوتی عورت میں اور گھر میں اور سواری میں۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة فى قوله ''ولاطيرة''

تعددموضعه: والحديث هنا ص۸۵۶ ومرطرف الاول ص ۲۸۲ مختصراً۔ وص ۴۰۰، وص ۷۶۳، ويأتى بتمامه ص ۸۵۹

تحقیق وتشریح: بیماری میں تعدیہ یعنی ایک کی بیماری دوسرے کولگ جانا، اگرچہ ڈاکٹر وحکیم بعض بیماری میں تعدیہ کہ قائل ہیں جیسے جذام، طاعون، خارش وغیرہ، مگر درحقیقت یہ صرف وہم ہے اسلئے کہ اگر یہ امراض متعدی ہوتے تو گھر کے سارے افراد مبتلا ہوجاتے مگر تجربہ سے ثابت ہے کہ یہ محض وہم اور غلط ہے۔

(۲) طیرۃ بدشگونی وبدفالی کے لغو ہونے پر ہر صاحب عقل کا اتفاق ہے۔ والشوم نحوست سے مراد یہاں بدشگونی نہیں ہے کیونکہ او پر اس کی نفی ہوچکی ہے یہاں صرف برائی مراد ہے مثلاً عورت بانجھ ہے اولاد نہیں ہوتی یا عورت بدزبان ہے۔ والدار مثلاً بہت تنگ ہے یا پڑوسی نشہ خور اور برے لوگ ہیں۔ والدابہ مثلاً کھاتا بہت ہے اور جہاد وغیرہ میں کام چور وکوڑھی ہے تو ایسی صورت میں گھر وگھوڑے کو بیچ لینا درست ہے تاکہ کراہت طبع سے نجات حاصل ہو اس طرح اگر عورت بہت بدزبان ہے تو طلاق دینا بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۳۷۰ {حَدَّثَنَا اَبُو اليَمَانِ قالَ اَخبَرَنَا شُعَيبٌ عنِ الزُّهرِيِّ قالَ اَخبَرَنِي عُبَيدُاللهِ بنُ عَبدِاللهِ بنِ عُتبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيرَةَ قالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم يَقُولُ لَا طِيَرَةَ وَخَيرُهَا الفَالُ قالوا وَمَا الفالُ قالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسمَعُهَا اَحَدُكُم}

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بدشگونی (بدفالی) کوئی چیز نہیں البتہ اس سے بہتر نیک فال ہے لوگوں نے پوچھا فال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اچھا کلمہ (اچھی بات) جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعددموضعه: والحديث هنا ص۸۵۶ ويأتى الحديث فى الباب الذى بعده ص ۸۵۶

{بابُ الفَالِ}

نیک فال

۵۳۷۱ {حَدَّثَنَا عَبدُاللهِ بنُ مُحَمَّدٍ قالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قالَ اَخبَرَنَا مَعمَرٌ عنِ الزُّهرِيِ عَن عُبَيدِاللهِ بنِ عَبدِاللهِ عَن اَبِي هُرَيرَةَ قالَ قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم لَا طِيَرَةَ وَخَيرُهَا الفَالُ قالَ وَمَا الفَالُ

يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُ كُمْ}

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بدشگونی کچھ نہیں ہے اس سے بہتر فال نیک ہے صحابی نے پوچھا یارسول اللہ فال کیا ہے؟ فرمایا اچھی بات جو تم میں سے کوئی سنے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة۔

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ٨٥٦

٥٣٧٢ {حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰى وَلَاطِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ}

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تعدیہ کی کوئی اصل نہیں اور نہ شگون کی کوئی اصل ہے اور نیک فال مجھ کو پسند ہے جو بات اچھی ہو۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ويعجبنى الفال"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ٨٥٦ مر الحديث ص ٨٥٦

{بَابُ لَاهَامَةَ}

ہامہ کچھ نہیں (یعنی اُلّو کو منحوس سمجھنے کی کوئی اصل نہیں)

٥٣٧٣ {حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَصِيْنٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰى وَلَاطِيَرَةَ وَلَاهَامَةَ وَلَا صَفَرَ}

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا امراض میں تعدیہ کچھ نہیں اور بدشگونی اور ہامہ اور صفر کی کوئی اصل نہیں یہ سب لغو اور وہم ہے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ولاهامة"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ٨٥٧ ومر الحديث ص ٨٥٠، وص ٨٥١ تا ٨٥٢، ويأتى ٨٥٩، وص ٨٥٩

{بَابُ الْكَهَانَةِ}

کہانت کا بیان

تحقیق وتشریح: ''کھانۃ'' بفتح الکاف وبکسرھا مصدر ہے از باب کرم کھانۃ کاہن ہونا علم غیب کا دعویٰ کرنا۔ آئندہ ہونے والی باتوں کی خبر دینا۔ کاہن اسے کہا جاتا ہے جو آئندہ آنے والی یا ہونے والی باتوں کی خبر دے، ہر ایک کو اس کی قسمت کا حال بتائے بعض کاہن یہ دعویٰ کرتا ہے کہ جنات ان کے تابع ہیں وہ ان کو آئندہ کی بات بتلا دیتے ہیں۔ یہ ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ خود جنات کو بھی علم غیب نہیں ہے کاہنوں کی یہ ساری حرکتیں اور ساری باتیں دھوکا بازی و دغابازی کے سوا کچھ نہیں۔

اللہ ربُّ عزت سے دُعاگو ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

۵۳۷۴ {حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بنُ خَالِدٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عن أَبِي سَلَمَةَ عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَضٰى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَاَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِيْ فِيْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَضٰى أَنَّ دِيَةَ مَا فِيْ بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ غَرِمَتْ كَيْفَ أَغْرَمُ يارسولَ اللهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى اللهُ عليه وسلم إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ}

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہذیل کی دوعورتوں کے بارے میں جنھوں نے جھگڑا کیا تھا فیصلہ کیا ان میں سے ایک عورت نے دوسرے کو پتھر پھینک کر مارا اور پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا یہ عورت حاملہ تھی اس لئے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوٹ سے) مرگیا تو یہ معاملہ دونوں فریق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ اس عورت کے پیٹ کے بچہ کا تاوان ایک غلام یا ایک باندی ہے تو جس عورت پر تاوان واجب ہوا تھا اس کے ولی (یعنی خاوند حمل بن مالک) نے کہا یا رسول اللہ میں ایسے شخص کا تاوان کیسے دیدوں جس نے نہ پیا، نہ کھایا اور نہ بولا نہ چلایا ایسی صورت میں تو لغو ہوجاتا ہے (یعنی کچھ بھی تاوان نہیں ہوسکتا ہے) اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص تو کاہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے۔ (جب ہی تو کاہنوں کی طرح مقفی مسجع فقرے بولتا ہے)

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "انما ھذا من اخوان الکھان"

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۷ یاتی متصلا فی ھذا الباب ص ۸۵۷، ویاتی ص ۹۹۸، وص ۱۰۲۰، وص ۱۰۲۱

تحقیق: غُرّہ: بضم الغین المعجمتہ وتشدید الراء منونا اصل میں پیشانی کی سفیدی کو کہتے ہیں۔ لیکن یہاں پورا جسم مراد ہے اور عبد اور امۃ اس غرۃ سے بدل واقع ہے مطلب یہ ہے کہ دیت میں ایک غلام یا ایک لونڈی لازم ہوگا۔ چونکہ عورت کے شوہر حمل بن مالک نے کاہنوں کی طرح مقفی و مسجع عبارت کہی تھی اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے مسجع عبارت بولنا ممنوع نہیں ہے بلکہ جائز ہے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض کلمات مسجع مروی ہیں جیسے صدق اللہ وعدہ و نصر عبدہ و ھزم الاحزاب وحدہ

۵۳۷۵ {حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيْدَةٍ ح وعَنِ ابنِ شِهَابٍ عن سَعِيْدِ بنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ الله صلى الله عَلَيه وَسَلم قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عبدٍ أَوْ وَلِيْدَةٍ فقالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا أَكَلَ وَلا شَرِبَ وَلا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فقال رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيه وَ سَلَّم إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ}

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ دوعورتیں تھیں ان میں سے ایک نے دوسرے کو پتھر پھینک کر مارا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ گر گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں (بچہ کی دیت میں) ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا۔ اور اسی سند سے ابن شہاب نے سعید بن مسیّب سے نقل کیا

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین کے بارے میں جو ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک غلام مقرر فرمایا غلام ہو لونڈی، اس پر وہ شخص جس پر تاوان کا حکم کیا گیا کہنے لگا میں اس کی دیت کیسے دوں جس نے نہ کھایا، نہ پیا اور نہ بولا نہ چلا یا ایسی صورت میں تو تاوان لغو ہو جاتا ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شخص کاہنوں کا بھائی (مثل) ہے۔

مطابقة للترجمة: هذا طريق آخر في حديث ابي هريرة رضی اللہ عنہ

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۷، ومر الحديث ص ۸۵۷، ويأتي ص ۹۹۸، وص ۱۰۲۰

۵۳۷۶ {حَدَّثَنَا عبدُاللهِ بنُ مُحَمَّدٍ قال حَدَّثَنَا ابنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهرِي عن اَبِي بَكْرِ بنِ عبدِالرَّحْمٰنِ بنِ الحَارِثِ عن اَبِي مَسْعُوْدٍ نَهَى النَّبِيُّ صَلى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ وَمَهْرِ البغِي و حُلْوَانِ الكَاهِنِ}

ترجمہ: حضرت ابو مسعودؓ (انصاری بدری) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت اور زانیہ کے مہر (یعنی فیس) اور کاہن کی اجرت (کہانت کی وجہ سے ملنے والی اجرت) سے منع فرمایا۔

مطالقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث اي وحلوان الكاهن

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۷ ومر الحديث ص ۲۹۸، وص ۳۰۴ تا ۳۰۵، وص ۸۰۵

تشریح: ثمن الکلب کی مفصل بحث مع اقوال فقہاء کے لئے پڑھئے نصر الباری جلد ۶ ص ۳۰۶، یعنی کتاب البیوع۔

۵۳۷۷ {حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبْدُاللهِ قال حَدَّثَنَا هِشَامُ بنُ يُوسُفَ قال اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بنِ عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيْرَ عن عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَالَ رَسُوْلَ اللهُ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَاسٌ عنِ الْكُهَّانِ فقال لَيْسَ بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَا اَحيَانًا بِشَيءٍ فيكونُ حَقًّا فقال رَسُوْلُ اللهِ صَلى اللهُ عَلَيه وَسَلّم تِلْكَ الكَلِمَةُ مِنَ الحَقّ يَخْطَفُهَا الجِنّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي اُذُنِ وَلِيّهِ فيَخلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبة قال عَلِيٌّ قال عبدُالرَّزَّاقِ مُرسَلٌ الكَلِمَةُ مِنَ الحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِي اَنَّه اَسْنَدَهُ بَعْدَهُ}

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں (کی باتوں) کے متعلق پوچھا (مسلم شریف میں پوچھنے والے کا نام ہے معاویہ بن حکم سلمی) آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کی بات کچھ نہیں یعنی اعتماد کے لائق نہیں تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بعض اوقات وہ ہمیں ایسی چیزیں بھی بتاتے ہیں جو صحیح ہو جاتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بات بعض جو سچ ہوتی ہے وہ شیطان جن فرشتوں سے (چھپ کر) اچک لیتا ہے پھر وہ اپنے دوست کاہن کے کان میں ڈال دیتا ہے پھر یہ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتے ہیں۔

علی بن عبداللہ مدینی نے کہا کہ عبدالرزاق اس فقرے ''الکلمۃ من الحق'' کو مرسلا روایت کرتے تھے پھر علی بن عبداللہ نے کہا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ بعد میں عبدالرزاق نے اس کو مسندا حضرت عائشہؓ سے مسندا موصولا بیان کیا۔

"وقد اخرجه مسلم عن عبد بن حميد من حديث عبدالرزاق موصولا كرواية هشام بن يوسف عن معمر

(عمدہ)

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "عن الکهان"

تعدد موضعه: والحدیث هنا ص ۸۵۷ ومر الحدیث ص ۲۸۰، وص ۲۹۸، وص ۸۰۵

{بَابُ السِّحرِ}

وَقولِ الله تعالیٰ وَلٰکِنَّ الشَّیَاطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاس السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ اِلیٰ قوله مِنْ خَلاقٍ، وقولِه تعالیٰ "وَلَایُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتیٰ، وقولِه اَفَتَاتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ، وَقولِهِ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰی وقولِه ومِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِی الْعُقَدِ، وَالنَّفَّاثَاتِ السَّوَاحِرَ تُسْحَرُوْنَ تُعَمَّوْنَ۔

جادو کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: لیکن شیطانوں نے کفر (اختیار) کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ (پیچھے لگ گئے) اس (علم) کے بھی جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں (ہاروت و ماروت) کسی کو بھی (اس فن کی) باتیں نہیں بتاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو بس ایک (ذریعہ) امتحان ہیں سو تم (کہیں) کفر نہ اختیار کر لینا مگر (لوگ) ان دونوں سے وہ (سحر) سیکھ ہی لیتے ہیں جس سے وہ مرد اور زوجہ کے درمیان جدائی ڈال دیتے اور وہ لوگ اس کے ذریعہ کسی کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ کے حکم سے اور وہ لوگ وہ چیز سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچا سکتی ہے اور انہیں نفع نہیں پہنچا سکتی اور (یہ بھی) خوب جانتے ہیں کہ جس نے اسے اختیار کر لیا اس کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ طٰہٰ) اور جادوگر جہاں جائے (حق کے مقابل) کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ انبیاء) کیا تم دیکھ سمجھ کر (جان بوجھ کر) جادو کی پیروی کرتے ہو (مطلب یہ ہے کہ جب نصیحت سنتے سنتے تنگ آ گئے تو میٹنگ کر کے کہنے لگے کہ یہ (آنحضور ﷺ) پیغمبر تو ہیں نہیں نہ ہی فرشتہ ہیں بلکہ ہماری طرح ایک انسان ہیں رہا یہ کہ ان کے کلام میں جو اثر ہے وہ اس وجہ سے کہ جادو ہے پھر جان بوجھ کر ان کی بات میں کیوں پھنستے ہو بلکہ ان کے پاس جانا چھوڑ دو)۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ طٰہٰ آیت ۶) یُخَیَّلُ الیه ای الی موسیٰ (ان جادوگروں کی رسیاں اور لاٹھیاں) موسیٰ علیہ السلام کے خیال میں ان کے جادو کی وجہ سے ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ دوڑ رہی ہیں (مطلب یہ ہے کہ جادوگروں کی نظر بندی سے موسیٰ علیہ السلام کو یوں خیال ہونے لگا کہ وہ رسیاں اور لاٹھیاں سانپوں کی طرح دوڑ رہی ہیں اور واقع میں ایسا نہ تھا)۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "ومن شرّ النّفّاثات فی العُقد" (اور میں پناہ مانگتا ہوں) گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کی برائی سے۔

والنفاثات کے معنی السّواحِر یعنی جادوگرنیاں، جادو کرنے والی عورتیں (لبید بن اعصم کی لڑکیاں مراد ہیں)

"تُسحَرون" تعمّون (المومنون) تُسحَرون کے معنی ہیں تُعَمّون یعنی تم کیسے مسحور ہو جاتے ہو (یعنی عقل کے اندھے ہو جاتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر بھی شرک کرتے ہو؟)

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

۵۳۷۸ {حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ اَخْبَرَ نَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قالتْ سَحَرَ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يقال له لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ حتّٰى كَانَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّه يَفْعَلُ الشّيءَ وما فَعَلَه حتّٰى إذَا كان ذاتَ يومٍ اَوْذَاتَ لَيْلَةٍ وهُوَ عِنْدِي لٰكِنَّه دَعَا ودَعَا ثُمَّ قَالَ يا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللهَ اَفتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْه اَتَانِي رَجُلانِ فقَعَدَ اَحَدُهُمَا عند رَاسِي وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فقال اَحَدُهما لِصَاحِبِه مَاوَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطبوبٌ قَالَ مَن طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الاَعْصَمِ قَالَ فِى اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِى مُشطٍ وَمُشَاطَةٍ وجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ قال فَاَيْنَ هُوَ قال فِى بِئْرِ ذِي اَرْوان فَاَتَاهَا رسولُ الله صلى الله عليه وسلم فِي نَاسٍ مِن اَصْحَابِه فجَاءَ فقال يا عائِشَةُ كَاَنَّ ماءَهَا نُقاعَةُ الحِنَّاءِ اَوْ كَاَنَّ رُؤُسَ نَخْلِهَا رُؤُسُ الشّيَاطِيْنِ قلتُ يا رسولَ اللهِ اَفَلا اسْتَخْرَجْتَه قَالَ قَدْ عَافَانِي اللهُ فكَرِهْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَى النّاسِ فِيْهِ شَرًّا فَاَمَرَ بِهَا فدُفِنَتْ. تَابَعَه اَبُو اُسَامَةَ وَاَبُو ضَمْرَةَ وابنُ اَبِي الزِّنادِ عن هِشَامٍ وقَالَ للّيْثُ وابنُ عُيَيْنَةَ عن هِشَامٍ فِى مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ قَالَ ابو عبدِاللهِ المُشَاطَة مايَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ اِذَا مُشِطَ وَالمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتّانِ}

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ بنی زریق کے ایک شخص (یہودی) لبید بن اعصم نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کردیا یہاں تک کہ (آپ ﷺ کا یہ حال ہوگیا کہ) آپ ﷺ کے ذہن میں یہ ہوتا تھا کہ ایک کام کررہے ہیں حالانکہ وہ کام (واقع میں) آپ ﷺ نے نہیں کیا آخر ایک دن یا ایک رات (شک راوی) آنحضور ﷺ میرے پاس تشریف فرماتے (لیکن میری طرف متوجہ نہ تھے بلکہ) مسلسل دعا کررہے تھے (اے اللہ اس جادو کا اثر دفع کردے) اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ تجھے معلوم ہے میں اللہ تعالیٰ سے جو بات دریافت کررہا تھا وہ اس نے (اپنے فضل سے) مجھ کو بتلادی میرے پاس دو فرشتے (حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام) آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گئے اور دوسرے میرے پاؤں کی طرف پھر ایک نے دوسرے سے پوچھا ان صاحب (یعنی آنحضور محمد ﷺ) کو بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو ہوا ہے پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور سر سے نکلے ہوئے بال اور نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں، پوچھا یہ کہاں رکھا ہے؟ جواب دیا ذی اروان کے کنویں میں (بعض نسخہ ہے ذَروان کے کنویں میں) پھر رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کو ساتھ لے کر اس کنویں پر تشریف لے گئے پھر واپس آئے تو فرمایا اے عائشہ اس کنویں کا پانی ایسا (سرخ) تھا جیسے مہندی کا نچوڑ ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درخت کے سرایسے (ڈراؤنے) ہیں جیسے شیطانوں کی کھوپڑی، عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے اس کو نکلوایا کیوں نہیں؟ (یعنی آپ اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کرتے؟) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عافیت دیدی اس لئے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اس برائی کو دوسروں پر ڈالوں (چونکہ آپ ﷺ کا قاعدہ تھا کہ اپنی ذات کا انتقام کسی سے نہیں لیتے تھے) پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو جادو کا سامان (کنگھی وغیرہ) دفن کردیا گیا۔

"تابعہ الخ" عیسیٰ بن یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابواسامہ اور ابوضمرہ اور ابن ابی الزناد تینوں نے ہشام سے روایت کی۔ اور لیث بن سعد اور

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

سفیان بن عیینہ نے ہشام سے نقل کیا فی مشط و مشاقۃ امام بخاری نے کہا کہ مشاطہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھی کرنے میں نکلے۔ اور مشاقہ روئی کے تار یعنی سوت۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "سحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل"

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۸ مر الحدیث ص ۴۵۰، و ص ۳۶۲، ویاتی ص ۸۹۵، و ص ۹۴۵

تشریح: ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہفتم ص ۳۸۸

{بَابُ الشِّرْكُ وَالسِّحرُ مِنَ المُوبِقَاتِ}

شرک اور جادو تباہ کر دینے والی چیزیں

۵۳۷۹ {حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيزِ بنُ عبدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيمَانُ عن ثَورِ بنِ زَيدٍ عن أَبِي الغَيثِ عن أَبِي هُرَيرَةَ أَنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ اجْتَنِبُوا المُوبِقَاتِ الشِّركُ بِاللهِ وَالسِّحرُ}

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو ایک تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے اور دوسرے جادو سے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ۔

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۸ ومر الحدیث ص ۳۸۷ تا ۳۸۸ ویاتی ص ۱۰۱۳

لیکن ص ۳۸۸ والی روایت میں ہے سات مہلکات سے بچو اس میں شرک وسحر بھی ہے۔

الشرك بالله الخ قال ابن مالك يجوز الرفع فيهما على تقدير منهن قلت الاحسن ان يقال ان التقدير الاول الشرك بالله والثانى السحر فيكون وجه الرفع على انه خبر مبتدا محذوف (عمدہ)

{بَابٌ هَل يَستَخرِجُ السِّحرَ}

وقال قَتَادَةُ قلتُ لِسَعِيدِ بنِ المُسَيَّبِ رَجُلٌ بِه طِبٌّ أَو يُؤَخَّذُ عن امرَأَتِهِ أَيُحَلُّ عَنهُ أَو يُنَشَّرُ قَالَ لَا بَأسَ بِهِ إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الإِصلَاحَ فَأَمَّا مَا يَنفَعُ فَلَم يُنهَ عَنهُ

کیا جادو (یعنی جادو کا سامان) نکلوا سکتے ہیں؟

اور قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیّب سے پوچھا کہ ایک شخص پر اگر جادو ہو یا اپنی بیوی کے پاس جانے سے (ٹوٹکہ کر کے، جادو کر کے) باندھ دیا گیا ہو (کہ صحبت نہ کر سکے) تو کیا اس بندھن کو کھولا جا سکتا ہے؟ (یعنی اس جادو کا علاج کرنا جائز ہے یا نہیں) انھوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں اس سے مقصود اصلاح ہے بہر حال جس سے نفع پہنچتا ہے وہ ممنوع نہیں۔

تشریح: مقصد یہ ہے کہ جادو کرنا منع ہے اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ اس کے کلمات شرک وکفر پر مشتمل ہوتے ہیں۔

(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ جادو سے لوگوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے لیکن جو ترکیب جادو کے زائل کرنے کیلئے کی جائے ایسی دعائیں پڑھی جائیں جو قرآن و

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

حدیث سے منقول ہوں اور صرف فائدہ مقصود ہو تو بلا شبہ جائز ہے صرف شرط یہ ہے کہ وہ عمل شرعاً ممنوع نہ ہو مثلاً آیت الکرسی اور معوذتین سے علاج ثابت ہے اسی طرح اور بھی ترکیبیں ازالۂ امراض کیلئے منقول ہیں سب جائز ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۳۸۰ {حَدَّثَنِي عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ قالَ سَمِعْتُ ابنَ عُيَيْنَةَ يقول اَوَّلُ مَن حَدَّثَنَا بِه ابنُ جُرَيْجٍ يقولُ حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عن عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشامًا عَنْه فحَدَّثَنا عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ قالت كَانَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم سُحِرَ حتّٰى كَانَ يَرَى اَنَّه يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَاْتِيهِنّ قالَ سُفيانُ هٰذا اَشَدُّ ما يكونُ مِنَ السِّحرِ اِذَا كانَ كَذا قالَ فَانْتَبَهَ مِن نومِهِ ذاتَ يومٍ فقال يا عائِشَةُ اَعَلِمْتِ اَنَّ اللهَ قد اَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ اَتَانِي رَجُلانِ فقَعَدَ اَحَدُهُما عِندَ رَاسِي وَالآخَرُ عِندَ رِجْلَيَّ فقال الَّذِي عِندَ رَاسِي لِلآخَرِ مابالُ الرَّجُلِ قال مَطْبُوبٌ قالَ وَمَن طَبَّهُ قالَ لَبِيدُ بنُ الاَعْصَمِ رَجُلٌ مِن بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنافِقًا قالَ وَفِيمَ قالَ فِي مُشْطٍ ومُشَاقَةٍ قالَ فاَيْنَ قالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ قالَتْ فاَتَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم البِئْرَ حتّٰى اسْتَخْرَجَهُ فَقالَ هٰذِهِ البِئْرُ الَّتِي اُرِيتُهَا وكَانَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ وكَانَّ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِينِ قالَ فَاسْتُخْرِجَ قالتْ فقلتُ اَفَلَا اَيْ تَنَشَّرْتَ فقالَ اَمَا وَاللهِ فَقَدْ شَفَانِي وَاَكْرَهُ اَنْ اُثِيرَ عَلَى اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا}

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو ایسا معلوم ہوتا کہ عورتوں (ازواج مطہرات) سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ آپ ﷺ صحبت نہیں کئے ہوتے، سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب ایسا ہوا (یعنی جادو کا اثر یہ ہوا فی روایۃ چالیس دن، فی روایۃ چھ مہینے وفی روایۃ سال بھر رہا تو ایک دن آپ اپنے نیند سے بیدار ہوئے تو) فرمایا اے عائشہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جو بات اللہ تعالیٰ سے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دیدیا ہے، میرے پاس دو فرشتے (حضرت جبرئیل وحضرت میکائیل) آئے ان میں سے ایک (جبرئیل) میرے سرہانے بیٹھ گئے اور دوسرے (میکائیل) میرے پاؤں کے پاس، پھر میرے سرہانے والے فرشتہ نے دوسرے سے پوچھا ان صاحب کا (یعنی آنحضرت ﷺ کا) کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو کیا گیا ہے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے یہ بنی زریق کا ایک شخص تھا جو یہودیوں کا حلیف تھا اور منافق تھا سوال کیا کہ کس چیز میں جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی اور بال میں، سوال کیا یہ جادو کا سامان کہاں ہے؟ جواب دیا کہ نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں جس کو ذروان کنویں میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر نبی اکرم ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور اسے نکالا اور فرمایا یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اور اس کنویں کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا نچوڑ اس کے کھجور کے درخت کا سر شیطان کے سروں جیسا تھا بیان کیا کہ پھر جادو نکالا گیا حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا آپ نے اس کو کھولا کیوں نہیں (یعنی اس کا توڑ کیوں نہیں کیا؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا واللہ اللہ نے مجھ کو شفا دیدی اب میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ کسی انسان پر شر پھیلاؤں (شور مچواؤں)

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "حتی استخرجہ"

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص ۸۵۸ مر الحدیث ص ۴۵۰، وص ۸۵۷، ویاتی ص ۸۹۵، وص ۹۴۵

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

{بَابُ السِّحْرِ}

جادو کا بیان

تشریح: علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: "ھو مکرر بلا فائدۃ الخ" (عمدہ)

مطلب یہ ہے کہ یہ باب یعنی "بَابُ السِّحر" دو باب قبل ص ۸۵۷ پر بعینہ گذر چکا ہے اس لیے تکرار بلا فائدہ ہے جو امام بخاریؒ کے طریقہ کے خلاف ہے چنانچہ علامہ ابن بطال وغیرہ نے اس باب کو ذکر ہی نہیں کیا ہے۔

۵۳۸۱ {حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حتّٰى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي دَعَا اللهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ قلتُ وَمَا ذَاكَ يَا رسولَ اللهِ قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قلتُ يَا رسولَ اللهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللهُ وَشَفَانِي وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ}

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا (اس کا اثر یہ تھا کہ) آپ ﷺ کو خیال ہوتا کہ ایک کام کر چکے ہیں حالانکہ (واقع میں) آپ ﷺ نے وہ کام نہیں کیا یہاں تک کہ ایک دن آپ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے اور مسلسل اللہ سے دعا کر رہے تھے پھر فرمایا عائشہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی وہ اللہ نے مجھ کو بتلا دی میں نے عرض کیا وہ کیا بات ہے رسول اللہ ارشاد فرمایا میرے پاس دو فرشتے (جبرئیل اور میکائیل علیہ السلام) آئے ان میں سے ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گئے اور دوسرے میرے پاؤں کے پاس، پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا ان صاحب کو (یعنی آنحضور ﷺ کو) کیا عارضہ ہے؟ جواب دیا ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے والے فرشتہ نے سوال کیا ان پر کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے جواب دیا لبید بن اعصم یہودی نے جو قبیلہ بنی زریق کا ہے، پہلے نے سوال کیا کس چیز میں جادو کیا ہے، اس نے جواب دیا کنگھی اور بالوں اور نر کھجور کے خوشے میں، سوال کیا کہ وہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ذی اروان کے کنویں میں، چنانچہ نبی اکرم ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنویں کے پاس تشریف لے گئے اور اس کو دیکھا وہاں کھجور کے درخت بھی تھے پھر آپ ﷺ واپس لوٹ کر عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا خدا کی قسم اس کا پانی ایسا رنگین (سرخ) تھا جیسے مہندی کا پانی اور اس کا کھجور کے درخت شیاطین کے سروں جیسے ہیں، میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے وہ کنگھی بال وغیرہ نکلوائے یا نہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں مجھ کو تو اللہ تعالیٰ نے عافیت دیدی اور تندرست کر دیا لیکن مجھے

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

خوف ہوا کہ اس کو کھولنے کی وجہ سے کہیں لوگ برائی میں نہ مبتلا ہو جائیں اور آنحضور ﷺ کے حکم سے سارا سامان دفن کردیا گیا۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ۔

تعددموضعہ: والحدیث ھنا ص۸۵۸، ومر الحدیث ص۴۵۰، وص۴۶۲ وغیرہ۔

{بَابٌ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرٌ}

بعض تقریر جادو ہے (یعنی جادو کا سا اثر رکھتی ہے)

۵۳۸۲ {حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عن زَيْدِ بنِ اَسْلَمَ عن عبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ اَنَّه قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ}

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے آپ نے بیان کیا کہ مشرق کی طرف سے دو آدمی (یعنی عراق سے) مدینہ منورہ میں آئے اور انھوں نے تقریر کی تو لوگوں نے پسند کیا (یعنی نہایت فصیح و بلیغ تقریر تھی لوگ متاثر ہوئے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض تقریر بھی جادو کا اثر رکھتی ہے یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا ان بعض البیان سحر، بعض تقریر جادو ہے مفہوم ایک ہی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ فی لفظ البیان سحر۔

تعددموضعہ: والحدیث ھنا ص۸۵۸ ومر الحدیث ص۷۷۳، ابوداؤد فی الادب، ترمذی فی ابواب البر۔

تشریح: "قدم رجلان" قیل ھما الزبرقان بکسر الزای والراء بینھما موحدۃ ساکنۃ وبالقاف والآخر عمرو بن سنان الخ (قس)

یہ دونوں ۹ھ میں مشرق کی طرف یعنی عراق سے مدینہ آئے اور نہایت فصیح و بلیغ تقریر کی حاضرین نے پسند کی اس پر آنحضور نے یہ فرمایا کہ بعض تقریر جادو کی طرح مؤثر ہوتی ہے۔

{بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ}

عجوہ کھجور سے جادو کا علاج کرنا

وھی ضرب من اجود تمر المدینۃ وقال القزاز انہ مما غرسہ النبی صلی اللہ علیہ و سلم بیدہ بالمدینہ ۔لِلسِّحر ای لاجل دفع السحر و تبطیلہ (قس)

۵۳۸۳ {حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ اَخْبَرَنَا هَاشِمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بنُ سَعْدٍ عن اَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذٰلِكَ اليوم الى اللَّيْلِ وقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ يَعْنِي حَدِيثَ عَلِيٍّ}

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا کہ جو شخص ہر روز عجوہ کھجور کے چند دانے (سات عدد) کھالیا کرے اسے اس

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

روز رات تک زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ ''وقال غیرہ'' بخاریؒ کے شیخ علی کے دوسرے راوی نے بیان کیا کہ ''تمرات'' جو مطلق ہے اس سے مراد سات عدد ہے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة۔ "غیرہ" ضمیر کا مرجع علی ھے۔

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۹ و مر الحديث ص ۸۱۹ و ياتي ص ۸۶۰

۵۳۸۴ {حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ مَنْصُورٍ قَالَ اَخْبَرَ نَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بنُ هاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ ابنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يقولُ سَمِعْتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقول مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرُّهُ ذٰلِكَ اليَومَ سَمٌّ وَلا سِحرٌ}

ترجمہ: حضرت سعدؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جس نے سات عجوہ کھجوریں صبح کے وقت کھالیں تو اس کو اس روز نہ تو زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

مطابقة للترجمة: هذا طريق آخر في الحديث المذكور

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۹

{بابٌ لا هامة}

ھامہ کچھ نہیں (یعنی الو کو منحوس سمجھنا لغو ہے)

۵۳۸۵ {حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَ نا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ اَبِي سَلَمَةَ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لا عَدْوٰى وَلا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فقال اَعْرَابِيٌّ يا رسولَ اللهِ فما بالُ الاِبِلِ تكونُ فى الرَّملِ كَاَنَّها اظّباءُ فيخالِطُهَا البَعِيْرُ الَاجْرَبُ فيُجرِبُها فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم فمَنْ اَعْدَىٰ الاَوَّلَ و عن اَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يقول قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ وَاَنْكَرَ اَبُو هُرَيْرَةَ الحَدِيثُ الاَوَّلَ قُلنا اَلَمْ تُحَدِّثْ اَنَّه لا عَدْوٰى فرطَنَ بِالحَبَشِيَّةِ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَاَيْتُه نَسِيَ حَدِّثَنَا غَيْرَهُ}

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تعدیہ، صفر اور ہامہ کچھ نہیں (یعنی کوئی اصل نہیں) اس پر ایک اعرابی (دیہاتی) نے عرض کیا یا رسول اللہ اس اونٹ کے متعلق کیا کہا جائے گا؟ جو اونٹ ریگستان میں ہرنوں کی طرح (صاف اور بے داغ) ہوتے ہیں پھر ان میں ایک خارش زدہ اونٹ مل جاتا ہے تو سب کو خارشی کر دیتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے) اچھا یہ تو بتلاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اور اسی سند سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص بیمار اونٹوں کو تندرست اونٹوں میں نہ لے جائے (نہ ملائے) اور حضرت ابو ہریرہؓ نے پہلی حدیث (یعنی حدیث لا عدوی الخ) کا انکار کیا "قلنا الم تحدث انه لا عدوى" ابو سلمہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا کیا آپ نے ہم لوگوں سے یہ حدیث نہیں بیان کی تھی لا عدوی (چھوت لگنا کوئی چیز نہیں

پھر آپ (غصہ میں) حبشی زبان بولنے لگے (یعنی آپ ؓ کی باتیں ہم سمجھ نہیں سکے کہ کیا کہا) ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ ؓ کو اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ولا هامة" راجح قول بتخفیف المیم ہے اگرچہ عند البعض میم کے تشدید کے ساتھ بھی ہے۔

تعداد موضع: والحديث هنا ص ۸۵۹ و مر الحديث ص ۸۵۱ تا ۸۵۲، ویاتی ص ۸۵۹

تشریح: راوی کا یہ خیال ہی غلط ہے کہ حضرت ابوہریرہ ؓ پہلی حدیث بھول گئے تھے اس لئے ابوہریرہ نے انکار کیا بلکہ غالباً انکار کی وجہ شاگرد کا حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا ناراضگی کا باعث تھا کیونکہ آپ ؓ کی رائے میں دونوں حدیثیں دو الگ الگ مضامین بیان کرتی ہیں اور ان میں تعارض کا کوئی سوال نہیں، دوسری حدیث کا تعلق عوام الناس کے اوہام سے بچنے پر ہے کہ عوام کے ذہنوں میں جو وہم پیدا ہوتا ہے اس سے بچنے کیلئے یہ حکم حدیث میں ہے تندرست اونٹ مریض اونٹوں میں نہ لے جاؤ کیونکہ اختلاط کی صورت میں اگر صحت مند جانور بیمار ہو گئے تو ذہن میں تعدیہ کا وہم پیدا ہوگا جن اوہام کی شریعت میں ممانعت ہے، اصل پہلی حدیث یہی ہے جس اللہ کے حکم سے پہلا مریض ہوا ہے اس کے حکم سے دوسرا بھی مریض ہوتا ہے ورنہ تجربہ بھی شاہد ہے ایک گھر میں ایک خارش کا جو شخص علاج کرتا ہے اپنے ہاتھوں سے ہفتوں دوائیں لگاتا ہے وہ مکمل محفوظ رہتا ہے اور خارش زدہ انسان بھی اچھا صحت مند ہو جاتا ہے سارا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے سارا کام اس کے حکم و مشیت پر موقوف ہے۔ اور ابوسلمہ کا یہ کہنا کہ حضرت ابوہریرہ ؓ بھول گئے یہ انھوں نے اپنی سمجھ سے کہا تھا۔ واللہ اعلم

{بَابٌ لَا عَدْوٰى}

چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ہے (یعنی امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں ہے)

۵۳۸۶ {حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَمْزَةُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رسول الله صَلَّى الله عليه وسلم لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ}

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں شگون کی کوئی اصل نہیں (نحوست اگر کوئی ممکن چیز ہوتو) نحوست تین چیزوں میں ہو سکتی ہے عورت، گھوڑا اور گھر۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "لا عدوى"

تعداد موضعه: والحديث هنا ص ۸۵۹ و مر الحديث ص ۷۶۳، و ص ۸۵۶

اسی جلد باب الطیرہ میں شرح گذر چکی ہے۔

۵۳۸۷ {حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ

اَبِي سِنانِ الدُّؤَلِيِّ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا عَدْوٰى فقام اَعْرَابِيٌّ فقال اَرَاَيْتَ اِلا بِل تكونُ فى الرِّ مالِ اَمْثَالَ الظِّباءِ فيا تِيْهَا البَعِيْرُ الاَ جْرَبُ فَتَجْرَبُ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَمَنْ اَعْدَى الاَوَّلَ}

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے، اورزہری سے روایت ہے کہ مجھ سے سنان بن ابی سنان دؤلی نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لاعدوٰی (تعدیہ کی کوئی اصل نہیں ہے) اس پر ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ بتلایئے کہ وہ اونٹ جو ریگستان میں (صاف چکنا) ہرنوں کی طرح رہتا ہے پھر ایک خارش زدہ اونٹ اس کے پاس آتا ہے تو سب کو خارش والا بنادیتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اچھا بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "لاعدوى"

تعددموضعه: والحديث هنا ص٨٥٩

٥٣٨٨ {حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بنُ بشّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قتادَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ ويُعْجِبُنِي الفالُ قالوا وما الفالُ قَالَ الكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ}

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ امراض میں تعدیہ نہیں ہے اسی طرح بدشگونی نہیں ہے البتہ فال مجھے پسند ہے صحابہ نے عرض کیا فال کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا "اچھی بات" (مثلاً جنگ و جہاد کیلئے کہ ایک شخص ملا جس کا نام فتح خان یا ناصر خان یا نصراللہ تھا)۔

تعددموضعه: والحديث هنا ص٨٥٩ ومر الحديث ص٨٥٦

{باب مَا يُذْكَرُ فى سَمِّ النَّبِي صلى الله عليه وسلم}

نبی اکرم ﷺ کو زہر دیئے جانے سے متعلق احادیث

ورواه عُرْوَةُ عن عائِشَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

اس واقعہ کو عروہ نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے

٥٣٨٩ {حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن سَعِيْدِ بنِ اَبِي سَعِيْدٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّه قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِرَسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم شاةٌ فِيْهَا سَمٌّ فقالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اجْمَعُوا اِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ اليَهُودِ فَجُمِعوا لَه فقال لَهُمْ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اِنِّي سَائِلُكُمْ عن شَيْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْه فقالوا نَعَمْ يَا اَبَا القَاسِمِ فقال لهُمْ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم مَنْ اَبُوكُمْ قالوا اَبُونَا فُلَانٌ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُو

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

كُم فُلَانٌ فقالوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ فقال هَلْ اَنْتُم صَادِقِي عن شئٍ إن سَأَلْتُكُمْ عنه فقالوا نَعَمْ يَا اَبَا القَاسِمِ وَاِنْ كَذَبنَاكَ عَرَفْتَ كِذْبَنَا كَمَا عَرَفْتَه فِي اَبِيْنَا فقال لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ اَهْلُ النارِ؟ فقالوا نَكُونُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيْهَا فقال لَهُمْ رسول اللهِ صلى الله عليه و سلم اِخْسَئُوا فِيْهَا وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا اَبَدًا ثمّ قَالَ لَهُمْ هَلْ اَنْتُم صَادِقِيّ عن شئٍ اِنْ سَأَلْتُكُم عَنه؟ فقالوا نَعَم فقال هَلْ جَعَلْتُم فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا فقالوا نَعَمْ فقالَ مَا حَمَلَكُم على ذٰلِكَ فقالوا أَرَدْنَا اِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيْحُ مِنْكَ وَاِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَم يَضُرَّكَ}

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ میں ایک بکری (بھنی ہوئی) پیش کی گئی (ایک عورت زینب بنت حارث نے پیش کی تھی) جس میں زہر بھرا ہوا تھا (بالخصوص شانہ اور دست میں زہر زیادہ ڈالا گیا تھا چونکہ اس نے سنا تھا کہ آنحضور ﷺ شانہ اور دست کو زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہاں پر جتنے یہودی ہیں ان سب کو میرے پاس جمع کرو چنانچہ سب آنحضور ﷺ کے پاس جمع کئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان یہودیوں سے فرمایا میں تم لوگوں سے ایک بات پوچھوں گا کیا تم اس سوال کے متعلق مجھ سے سچ کہو گے؟ انھوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا تمہارا باپ کون تھا؟ انھوں نے کہا فلاں شخص اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو بلکہ تمہارا باپ فلاں شخص تھا اس پر ان لوگوں نے کہا آپ نے سچ کہا اور درست فرمایا پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا اب میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم مجھے سچ سچ بتادو گے؟ انھوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم کیونکہ اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارا جھوٹ پکڑ لیں گے جیسے آپ نے ہمارے باپ کے بارے میں ہمارا جھوٹ پکڑ لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخ والے کون لوگ ہیں؟ تو ان لوگوں نے کہا ہم یہودی لوگ تو کچھ دن دوزخ میں رہیں گے (پھر ہم وہاں سے نکل جائیں گے) پھر آپ لوگ یعنی مسلمان ہماری جگہ اس دوزخ میں لے لیں گے پھر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا تم اس دوزخ میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے خدا کی قسم ہم دوزخ میں تمہاری جگہ کبھی نہیں لیں گے پھر انحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کیا میں تم سے ایک بات پوچھوں تو تم مجھے صحیح سچ بتادو گے؟ انھوں نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم لوگوں نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ تو ان لوگوں نے کہا جی ہاں آنحضور ﷺ نے پوچھا تمہیں اس کام پر کس جذبہ نے آمادہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہونگے تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ درحقیقت سچے نبی ہوں گے تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچائیگا۔ (یعنی اگر نبی ہونگے تو خود یہ گوشت آپ سے کہہ دے گا کہ میں زہر آلود ہوں)۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "هل جعلتم في هذه الشاة سما"

تعدد موضعه: والحديث هنا ص۸۵۹ تا ۸۶۰ ومر الحديث ص ۶۱۰، و ص ۶۳۷

زہر کا مقصد: نصر الباری جلد ۸، غزوہ خیبر، ص ۲۶۳ کا مطالعہ کیجیے۔

{بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنهُ وَالخَبِيثِ}

زہر پینا اور خوفناک چیزوں اور ناپاک دوا استعمال کرنا

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

۵۳۹۰ {حَدَّثَنا عبدُاللهِ بنُ عبدِالوَهَّاب قال حدَّثَنا خالِدُ بن الحارِثِ قال حدَّثَنا شُعبَةُ عن سُليمان قال سَمِعتُ ذَكوَانَ يُحَدِّثُ عن اَبِي هُرَيرَةَ عنِ النَّبِي صلى الله عليه و سلم قال مَن تَرَدّیٰ مِن جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفسَه فهُوَ في نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّی فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيها اَبَدًا وَمَن تَحَسّٰی سُمًّا فَقَتَلَ نَفسَه فسُمُّه في يَدِهٖ يَتَحَسَّاه في نارِ جَهَنَّم خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيها اَبَدًا وَمَن قَتَلَ نَفسَه بِحَدِيدَة فحَدِيدَتُه في يَدِهٖ يَجَّ ؛'زژثظں رضی اللہ عنہا بِهَا في بَطنِه في نارِ جَهَنَّم خالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا}

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کر لی وہ جہنم میں ہمیشہ اسی طرح گرتا رہے گا اور جس شخص نے زہر پی کر خودکشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں اسے وہ اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا اور جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکشی کر لی تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

مطابقة للترجمة: هذا الحديث يوضح ابهام ما في الترجمة من الحكم و هو وجه المطابقة بينهما (عمدہ)

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۶۰

۵۳۹۱ {حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قال اَخبَرَنا اَحمَدُ بنُ بَشِيرٍ اَبُو بَكرٍ قَالَ اَخبَرَنا هَاشِمُ بنُ هَاشِمٍ قال قَالَ اَخبَرَنِي عَامِرُ بنُ سَعدٍ قَالَ سَمِعتُ اَبِي يقولُ سَمِعتُ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقول مَنِ اصطَبَحَ بِسَبعِ تَمَراتٍ عَجوَةٍ لَم يَضُرَّهُ ذٰلِكَ اليَوم سَمٌّ ولا سِحرٌ}

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جو شخص صبح کے وقت سات عدد عجوہ کھجوریں کھا لے اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

مطابقة للترجمة: علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: "لم ار احدا من الشراح ذكر وجه ايراد هذا الحديث في هذا الباب ولا سيما الشارح الذي يدعي ان في هذا الفن يرجع اليه وظهر لي فيه شيء من الانوار الالهية و ان كان فيه تعسف وهو ان الترجمة انما وضعت للنهي عن استعمال السم مطلقا ففي الحديث ما يمنع ذلك من الاصل فبين ذكرهما متعاقبين وجه لا يخفى۔ (عمدہ)

تعدد موضعه: والحديث هنا ص ۸۶۰ ومر احاديث ۸۱۹ و ص ۸۵۹

{بابُ اَلبَانِ الاُتُنِ}

گدھی کے دودھ کا حکم؟

۵۳۹۲ {حَدَّثَنَا عبدُ الله بنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عنِ الزُّهرِيِّ عن اَبِي اِدرِيسَ الخَولَانِيِّ عن اَبِي ثَعلَبَةَ الخُشَنِي قَالَ نَهٰى رسولُ اللهِ صلى الله عليه عن اَكلِ كُلِّ ذِي نابٍ مِنَ السَّبُعِ قَالَ الزُّهرِيّ وَلَم اَسمَعهُ حتى اَتَيتُ الشَّامَ وَزَادَ اللَّيثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عن ابنِ شِهابٍ قَالَ وَسَالتُهُ هَل نَتَوَضَّا اَو

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان

نَشْرَبُ البانِ الْاُتُنِ اَوْ مرارَةَ السَّبُعِ اَوْ اَبْوَلَ الْاِبِلِ قَالَ قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَدَاوُونَ بِهَا ولا يَرَوْنَ بِذٰلِكَ بَاْسًا وَاَمَّا اَلْبَانُ الْاُتُنِ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنْ لُحُومِهَا وَلَمْ يَبْلُغْنَا عن اَلْبَانِهَا اَمْرٌ نَهْيٌ وَاَمَّا مَرَارَةُ السَّبُعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ}

ترجمہ: حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندوں کے کھانے سے منع فرمایا زہریؒ نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی تھی یہاں تک کہ شام آیا (تو یہ حدیث شام آکر سنی) اور لیثؒ نے اضافہ کیا ہے کہا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ میں نے ابوادریس خولانی سے پوچھا کیا گدھی کے دودھ سے وضو کر سکتے ہیں؟ یا گدھی کا دودھ پی سکتے ہیں؟ یا درندہ جانوروں کے پتے استعمال کر سکتے ہیں یا اونٹ کا پیشاب پی سکتے ہیں؟ ابوادریس نے فرمایا کہ مسلمان ان چیزوں سے دوا (علاج) کرتے رہے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے البتہ گدھی کے دودھ کے متعلق ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے گوشت (کھانے) سے منع فرمایا ہے اور اس کے دودھ کے متعلق کوئی حکم یا ممانعت آنحضور ﷺ سے معلوم نہیں ہے، رہا درندوں کا پتہ؟ تو ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوادریس خولانی نے بیان کیا کہ ابو ثعلبہ خشنیؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے (نوکدار دانت والے) درندوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعددموضعه: والحديث هنا ص ۸۶۰ ومر الحديث ص ۸۳۰

تشریح و تحقیق: تشریح کے لئے مطالعہ کیجیے ج ۱۰، باب "اكل كل ذي ناب"

{بَابُ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْاِنَاءِ}

جب مکھی برتن میں گر جائے (جس میں کھانا یا پانی ہو)

۵۳۹۳ {حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلٰى بَنِيْ تَمِيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مولى بني زُرَيْقٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ الله صلى الله عليه وسلم قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِي اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً}

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو پوری مکھی کو اس برتن میں ڈبودے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہے اور دوسرے میں بیماری ہے۔

مطابقة للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة في صدر الحديث

تعددموضعه: والحديث هنا ص ۸۶۰ ومر الحديث ص ۴۶۷

اللہ ربُّ عزت سے دُعا گوں ہوں کے مجھے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم والی پیاری زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

www.tibbenabavi.com - عارف احمد خان